KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

حصۂ مضامین

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، فخر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم، رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں مختلف اوقات، مختلف مقامات پر مختلف قوموں کو تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے۔ ان میں بعض کے ساتھ معجزات تھے، بعض کے ساتھ آسمانی صحائف اور کتاب تھی۔ موسیٰؑ کو ان میں سے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ابراہیمؑ خلیل اللہ "اللہ کا دوست" کہلائے اور عیسیٰؑ روح اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے، آدمؑ سے دنیا کا آغاز ہوا تو نوحؑ آدمِ ثانی کہلائے۔

ہمارے پیارے نبیؐ ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپؐ تمام دنیا کے لئے رحمت تھے۔ آپؐ کے پاس معجزے اور کتاب بھی تھی۔ آپؐ کو معراج کا تحفہ بھی ملا۔ آپؐ اللہ کے محبوب بھی تھے بلکہ آپ کی وجہ سے دنیا تخلیق ہوئی۔ بقول رحمان بابا!

کہ صورت د محمدؐ نہ وے پیدا
پیدا کڑی بہ خدائے نہ وہ دا دنیا

آپؐ پر نبوت کا خاتمہ ہوا لہٰذا آپؐ اولین بھی تھے اور آخرین بھی ہے اور بچپن میں آپؐ کے دل کا آپریشن ہوا۔ آپؐ امی تھے لیکن وحی کے ذریعے آپ کو سب کچھ بتا دیا جاتا اور آپؐ صفہ میں اُستاد کی حیثیت سے پڑھانے لگے۔ جنگ ہو یا امن آپؐ بہترین تدبیر اور فیصلہ کرنے والے لیڈر تھے۔ حالات جنگ آپؐ سب سے بہترین صفیں آراستہ کرنے والے سپہ سالار تھے، بہترین جنگی حکمت عملی اپنانے کے لئے مشہور تھے، غزوہ خندق میں شہر کے گرد خندق کھودنا اور شہر کو بچانے کا طریقۂ کار رہتی دنیا کے لئے مثال ہے۔ اُحد کی لڑائی میں آپؐ کے فرمان کی ذرا سی حکم عدولی کر بیٹھنے پر صحابہ کو نقصان اُٹھانا پڑا اور اگر بات امن کی آتی ہے تو صلح حدیبیہ کی مثال کو اب بھی صلح جُو لوگ ڈھال کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ خدا ترسی اور صلہ رحمی میں حضورؐ اپنی مثال آپؐ تھے۔ دشمن آپؐ سے بُرا سلوک فرماتے آپؐ نیک سلوک کر کے اُن کو اپنا گرویدہ بنا لیتے۔

مشرکین مکہ کی طرح جاہل اور ظالم قوم شاید ہی دنیا میں گزری ہو لیکن آپؐ نے اُن کو انسانیت اور

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

بہترین اخلاق کے رنگ میں رنگ دیا اور وہ لوگ جو ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے اُن میں مواخات کا جذبہ پیدا کیا۔ بقول حالیؔ!

قبائل کو شیر و شکر کرنے والے   مفاسد کو زیر و زبر کرنے والے

حضورؐ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو وہ سبق دیا کہ اُن کے خلفائے راشدین رہتی دنیا کے لئے مثال بن گئے۔ دورِ فاروقیؓ ساری دنیا کے لئے مثال ہے۔ آج کل جب کہ دنیا کا ہر ازم اور نظام فیل ہے تو دورِ عمر فاروقؓ کے نظامِ عدل کو نافذ کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں کہ اس کی وجہ سے پُرامن معاشرہ تشکیل پائے۔

۲۳ سال کے قلیل عرصے میں آپؐ نے لوہے جیسے دلوں کو موم کی طرح پگھلا دیا اور اس عرصہ تبلیغ میں کبھی دلبرداشتہ نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ اپنی اُمت کے غم میں لگے رہے۔ مشرکین عرب آپؐ سے مسلسل بُرا سلوک کرتے تھے۔ آپؐ ان کی راہ راست پر آنے کے لئے دست بدعا رہتے تھے۔ طائف میں آپؐ پر پتھر برسائے گئے۔ آپؐ نے اہل طائف پر دعا کے پھول برسائے۔ وحشی اور ہندہ نے آپؐ کے چچا حضرت حمزہ کو قتل کیا۔ آپؐ نے اُن کو امن کا لباس پہنایا۔ ابوسفیان نے اسلام دشمنی کا کوئی لمحہ ہاتھ سے نہ جانے دیا حضورؐ نے اُن کے گھر کو فتح مکہ کے دن دارالامن قرار دیا۔ ہر لحہ اُمت کی فکر میں رہنے والے پیغمبرؐ ہمیشہ کہتے تھے "انا رحمت اللعالمین "اُس کی زندگی اور اُس کے کارنامے اور اُس کا قول و فعل سب کچھ انسانیت کے مفاد میں تھا۔ اُس نے زندگی میں ایک بھی قدم ایسا نہیں اُٹھایا جس سے خود غرضی کی بُو آ رہی ہو۔

اپنا کام اپنی زندگی میں تکمیل تک پہنچایا اور آخری خطبہ حج میں خود کو احتساب کے لئے پیش کیا۔ حاضرین سے پوچھا کہ میں نے اللہ کا دین پورا پورا آپ کو پہنچایا۔ سب نے اس کا اقرار کیا کہا ہاں آپؐ اپنے فرائض سے بخوبی عہدہ برا ہوئے ہو اور اِس خطبے میں برابری کا آفاقی درس دیا کہ تمام انسان آلِ آدم ہے۔ کسی کو دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں ہے نہ کالے کو گورے پر اور نہ عربی کو عجمی پر۔ یتیم اور عورت جو کہ کمزور طبقہ ہے اُن کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی تلقین کی۔

آپؐ کے بتائے ہوئے اصول اپنا کر صحابہ کرامؓ دنیا میں جہاں بھی گئے۔ کامیابی اور کامرانی اُن کے قدم چومتی رہی اور حضورؐ کا فرمان تھا ہی امن اور سلامتی کا فرمان، لہٰذا آپؐ کا فرمان جدھر بھی پہنچا لوگوں نے بخوشی قبول کیا۔ یہی وجہ تھی کہ قلیل عرصے میں اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا۔

آج بھی دنیا کے تمام ممالک میں مسلمان موجود ہیں لیکن اُن کی وہ حیثیت نہ رہی جو پہلے تھی۔ کیا وجہ

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ہے کہ جب سچے اور کھرے انسان کی بات آتی ہے تو ہمارے پیغمبرؐ اس میں اول نمبر پر ہوتے ہیں۔ یہ بات اب بھی غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں کہ آپؐ بہترین لیڈر رہتے۔ بحیثیت انسان آپؐ لاجواب تھے لیکن اُن کے اُمتیوں پر آج دنیا تنگ ہے اور ہر کوئی انہیں نفرت اور حقارت سے دیکھ رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے پیارے پیغمبرؐ کے وہ آفاقی تعلیمات پس پشت ڈالے ہیں اور ہر جگہ دھوکہ اور فریب کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ہم اپنی ذات تک سے منافقت کر رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی زندگیوں کو سو فیصد حضورؐ کے رنگ میں رنگ دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم پھر دنیا میں اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کریں۔

وقت کی پابندی

جس طرح پل کے نیچے سے اگر ایک پانی گزرے تو اُن کے لئے واپسی ناممکن ہے بالکل اُسی طرح وقت ہے کہ گزرنے والا ہر لمحہ واپس نہیں ہو سکتا۔ کسان اگر وقت پر بیج نہ بوئے تو فصل کا اُگنا ناممکن ہے، اگر فصل کو وقت پر پانی نہ دیں تو مقرر مقدار کا حصول ناممکن ہے۔

موسم اپنے مقررہ وقت پر تبدیل ہوتے ہیں۔ سورج اپنے وقت پر طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ چاند کا گھٹنا اور بڑھنا بھی وقت کا پابند ہے۔

دریاؤں میں بھی گرمیوں میں تیزی آجاتی ہے اور سردیوں میں اِن کی لہریں مدہم پڑتی ہیں۔ درختوں پر بہار میں کونپلیں پھوٹتی ہیں اور خزاں میں یہ پتوں کی شکل میں جھڑتے ہیں۔ چیونٹیاں گرمیوں میں دانہ دُنکا چگتے ہیں اور سردیوں میں روپوش رہتے ہیں۔

غرض فطرت ہو، حشرات الارض ہو یا اشرف المخلوقات سب کو وقت کے مطابق زندگی بسر کرنی پڑتی ہے جو وقت اور فطرت کے خلاف چلتے ہیں تو وہ نقصان اُٹھاتے ہیں اور کام کے وقت میں آرام کرنے والے ہمیشہ گھاٹے میں رہتے ہیں۔ بقول حالیؔ!

یونہی وقت سو سو کے جو ہیں گنواتے
وہ خرگوش کچھوؤں سے ہیں زک اُٹھاتے

جو قومیں وقت کی پابندی کو اپنا شعار بنا لیتی ہیں اقوام عالم میں سرخرو رہتی ہیں۔ وہ زندگی کے ہر دوڑ میں آگے رہتی ہیں۔ وقت کی پابندی کرنے کی وجہ سے اُن کے پاس مسائل کم اور وسائل زیادہ ہوتے ہیں اور ہر چیز میں خود کفیل رہتے ہیں۔ اُن پر بُرا وقت کم ہی آتا ہے اور اگر بُرا وقت آ بھی جاتا ہے تو وہ قومیں اِن کے لئے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ذہنی طور پر تیار رہتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں جو قومیں وقت کی قدر نہیں کرتی وہ زندگی کی ہر دوڑ میں پیچھے رہتی ہیں۔ وہ دوسرے قوموں کی دستِ نگر رہتی ہیں۔ ہر وقت پریشانی میں مبتلا یہ قومیں مصیبت کی گھڑی میں مزید مسائل میں اُلجھ جاتی ہیں اور اُنہیں سلجھاؤ کا راستہ نہیں سوجھتا۔

وہ طالب علم جو وقت پر اپنا ہر کام سرانجام دیتا ہے تو اُن کی زندگی میں نظم وضبط ہوتا ہے۔ آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑنے والے طلباء کبھی بھی پریشانی میں نہیں گرتے۔ کام اُن کے لئے کبھی بھی مسئلہ نہیں بنتا۔ مشکلات اُن کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی اور وہ ہر آنے والے امتحان کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور اُن میں سرخرو رہتے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں وہ لڑکے جو کاہل، کام چور اور تن آسان ہیں وقت کی پابندی نہیں کرتے تو وہ ہر محاذ پر ذلت اور رسوائی کا سامان کرتے ہیں۔ وہ زندگی کے ہر کام میں چور دروازے سے داخل ہونے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اُن کا ہر کام بگڑا اور ادھورا رہتا ہے، ناکامی ہر موڑ پر اُن کا خیر مقدم کرتی ہے۔ امتحان کا نام اُن کے لئے کسی بلائے ناگہانی سے کم نہیں ہوتا۔ وہ ہر کام میں دوسروں کی مدد تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اُن کا تکیہ ہمیشہ کسی اور پر رہتا ہے اور یہ سارے مسائل اس لئے ان کو آن گھیرتا ہے کہ اُس نے کسی بھی کام کو وقت پر نہیں کیا ہے۔ کاہلی کی وجہ سے اُس نے ہر کام کو کل پر ٹالا ہے اور اُس کا یہ کل کبھی نہیں آتا۔ آخر کار امتحان آجاتا ہے لیکن اُس کا کام کرنے کا دن طلوع نہیں ہوتا اور پھر وہ ناجائز ذرائع استعمال کرنے کی تلاش میں لگا رہتا ہے اور ایک غلط کام کرنے کے لئے پھر وہ کئی غلط کام اور کر بیٹھتا ہے۔ اس ذلت اور دردِ سر سے بچنے کے لئے ہر طالب علم کے لئے چاہیئے کہ وہ وقت کی پابندی کریں۔ ہر کام کو اپنے مقررہ وقت پر انجام دیں۔ ہر آنے والے امتحان کے لئے پہلے سے تیار کریں۔ اس طرح امتحان کے دنوں میں اُس کی ساری توجہ اپنے امتحان پر مرکوز رہتی ہے۔ کوئی بھی پریشانی اُ کے پاس نہیں پھٹکتی اور وہ پُرسکون رہ کر اپنے امتحان سے فارغ ہو جاتا ہے۔

زندگی کی دوڑ میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کہ تمام عمر اپنے فرائض سے غافل رہتے ہیں اور کبھی بھی اُن کو وقت گزرنے کا احساس نہیں ہوتا۔ یہ لوگ ہمیشہ پیچھے رہنے والے لوگ ہیں لیکن بعض لوگوں کو اپنے غلطی کا احساس ہو جاتا ہے اور وہ راہ راست پر آجاتے ہیں۔ بقول اکبر! ''غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا'' اور دیر سے آید درست آید کی مانند وہ اپنی غلطیوں کا ازالہ کر بیٹھتے ہیں۔

الغرض وقت کی پابندی سے ہر کام میں اعتدال آتا ہے۔ انسانی ذہن منتشر نہیں رہتا اور وہ ہر کام کو عمدگی سے سرانجام دیتا ہے جبکہ وقت کے پابند نہ رہنے والے لوگ عین وقت پر پریشانیوں میں گرتے ہیں اور صحیح سمت اُن سے گم ہو جاتی ہے۔ پھر عمر بھر وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

بے ہنگم ٹریفک، حادثات اور ان کا حل

کائنات کے نظام پر غور کرد تو ہر سیارہ اپنے مدار میں مقررہ وقت پر گردش کر رہا ہے۔ زمین پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں بھی قطار بنا کر چلتی ہیں۔ مرغابیوں کی ڈار ہو یا ہرنوں کی ڈار قطار میں اُڑتے بھاگتے ہیں لیکن انسان باوجود عقل و ادراک کے بار بار سمجھانے پر بھی قانون کی خلاف ورزیاں کرتا ہے۔ پیدل چلنے والا سڑک کے بیچوں بیچ جا رہا ہے تو سائیکل اور موٹر سائیکل سوار فٹ پاتھ پر اپنی سواری چڑھا کر جا رہا ہے۔ کہیں واضح بورڈ پر لکھا ہوگا کہ سڑک یک طرفہ ٹریفک کے لئے ہے لیکن آپ دیکھیں گے کہ دونوں طرف سے گاڑیاں رواں دواں ہیں۔ آپ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہوگا کہ بورڈ پڑھنے میں غلطی ہوئی یا یہ کیا ماجرا ہے۔

دکاندار حضرات بھی اپنی دکانوں سے 5,5 فٹ آگے اپنا سامان رکھنا اپنا قانونی حق سمجھتے ہیں۔ پیدل چلنے والوں کو تو وہ سرے سے یہ حق ہی نہیں دیتے کہ فٹ پاتھ اُن کے لئے بنا ہے اوپر سے ریڑھیوں اور خوانچہ فروشوں نے رہی سہی کسر پوری کی ہے۔ سڑک کے دونوں اطراف میں آپ کو اتنی ریڑھیاں اور خوانچہ فروش نظر آئیں گے کہ گویا یہ کوئی سڑک یا چوک نہیں بلکہ جمعہ بازار لگا ہوا ہے۔ ایسے میں جب پیدل چلنے والے مشکل سے راہ پائیں گے تو بڑی بڑی گاڑیاں کیسے آگے بڑھے گی۔ ایسے حادثات کا ہونا معمول کی بات ہے۔

ہمارے ہاں قانون کی پاسداری نہ ہونے کی وجہ سے ہر عمر کے افراد، بچے گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے نظر آئے گے جو کہ بغیر لائسنس کے گاڑیاں چلاتے ہیں۔ ناتجربہ کاری اور کم عمری کی وجہ سے حادثات سامنے آ رہے ہیں۔ بعض رئیس زادے تیز گاڑی چلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور اکثر معروف چوکوں میں گاڑیاں دوڑاتے نظر آتے ہیں جو کہ حادثات کے سبب بن رہے ہیں۔ یہ رئیس زادے گاڑیوں سے سیلنسر نکال کر گاڑی چلاتے ہیں۔ ہلڑ بازی کرتے ہیں تو کبھی موٹر سائیکلوں کو ایک پہیے پر چلانے کی کوشش میں خود بھی حادثات کا شکار ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی ان کی وجہ سے حادثات کا سامان کرنا پڑتا ہے۔ ہماری سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں پرانی ہو چکی ہیں لیکن قانون نہ ہونے کی وجہ سے اب بھی یہ سڑکوں پر جیسی تیسی رواں دواں ہیں۔ ان گاڑیوں میں ہارن نہیں ہوتے، بریک بتی ان کو ٹوٹ چکی ہوتی ہے۔ اکثر رات کو بڑی گاڑی ایک فرنٹ لائٹ کے ساتھ سامنے سے آ رہی ہے مخالف سمت میں گاڑی والا سمجھے گا کہ سامنے سے موٹر سائیکل سوار آ رہا ہے اور نتیجتاً حادثہ رونما ہوگا۔

ٹریفک کی زیادتی کی وجہ سے ٹریفک جام ہونا معمول کی بات ہے۔ متبادل راستوں، بائی پاس کی کمی

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اور کشادہ سڑکوں کا نہ ہونا ٹریفک کے جام ہونے کا سبب بن رہے ہیں۔ ایسے میں ڈرائیوروں کو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور اپنی لائن میں رہ کر سڑک کھولنے کا انتظار کرنا چاہیئے لیکن ہمارے ہاں ان پڑھ اور خود سر ڈرائیور 10 منٹ انتظار کی بجائے رانگ سائیڈ سے نکلنے کی کوشش میں ٹریفک مزید جام کر دیتے ہیں اور پھر گھنٹوں گھنٹوں یہ راستہ نہیں کھلتا۔ ہمارے ہاں راشی افسروں کی وجہ سے بھی ڈرائیور اپنی من مانیاں کرتے ہیں۔ اوور لوڈنگ تو یہ ڈرائیور معمولی بات سمجھتے ہیں اور یہی معمولی بات بڑے بڑے حادثات کا موجب بن رہا ہے۔ یہی ڈرائیور غلط اوور ٹیک کر کے بہت سارے انسانی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں اور اکثر ان کے ہاتھوں قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ نو پارکنگ ایریا میں گاڑی کھڑی کر کے سارا ٹریفک جام کرتے ہیں اور لوگوں کے لئے درد سر کا سبب بن رہے ہیں۔

ٹریفک سگنل توڑنا، حفاظتی بلٹ نہ باندھنا، دوران سفر موبائل فون پر باتیں کرنا، فرنٹ سیٹ پر بیٹھے سواریوں سے گپ شپ لگانا، ڈرائیونگ کرتے کرتے سگریٹ پینا، تیز رفتاری کا مظاہرہ کرنا، رانگ سائیڈ پر نکلنا ان ڈرائیوروں کا معمول ہے۔

ٹریفک کے ان مسائل اور حادثات کا حل یہ ہے کہ حکومت ان کے لئے اقدامات کریں۔ سڑکوں کو کشادہ کریں اور راستے اور فٹ پاتھوں سے ہر قسم کے ناجائز تجاوزات ہٹادیں۔ ٹریفک سگنلوں کا ہر چوراہے پر انتظام کریں، ٹریفک قوانین سے آگاہی کے لئے مختلف اقدامات کریں، سڑک کے دونوں اطراف پر مختلف سائن بورڈز کے ذریعے یہ قوانین واضح کریں۔

ایمانداری اور شدہی سے کام کرنے والے ٹریفک اہلکار تعینات کریں تا کہ رشوت کی حوصلہ شکنی ہو جائے اور کوئی بھی قانون سے بالاتر نہ رہے۔

گاڑی چلانے والا کم از کم میٹرک پاس ہو۔ ان پڑھ آدمی کو سرے سے لائسنس ہی نہ دیا جائے۔ کم عمر، زیادہ بوڑھے افراد اور کم بینائی والے افراد کو گاڑی چلانے سے منع کیا جائے۔

پرانی گاڑیاں جو استعمال کے قابل نہ رہی ہوان کو ضبط کیا جائے۔ ایسی گاڑیاں جن کے سلنسر پھٹے ہو، جن کی لائٹس خراب ہو، ان کا چالان ضروری ہے۔ لائسنس، ٹوکن، شناختی کارڈ کی چیکنگ ضروری ہونی چاہئیں۔

ٹریفک سگنل توڑنے والے، ٹریفک کے دیگر قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے اور زیادہ سواریاں بٹھانے والے ڈرائیوروں سے سختی سے نمٹنا چاہیئے۔ قانون سب کے لئے یکساں ہونا چاہیئے۔ امیر،

www.perfect24u.com

غریب کی کوئی تفریق نہیں ہونی چاہیئے ۔ ہمارے ہاں یہ مرض بڑا عام ہے کہ کوئی گاڑی پر پریس ,MPA ,MNA, Press اور Nazem کا بورڈ لگا کر خود کو قانون سے بالاتر سمجھتا ہے اور ہر طرح کی خلاف ورزی پھر اپنا حق سمجھتے ہیں ۔ ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے اور موقعے پر ہی ان کو سزا دینی چاہیئے کیونکہ یہ ملک ہم سب کا ہے اور ہم سب برابر ہیں ۔

ہمارے برآمدات

برآمدات کسی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہے۔ ان سے قیمتی زرمبادلے کا حصول کسی ملک کی خوشحالی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

ہمارے ملک پر اس معاملے میں قدرت کا فیضانِ عظیم ہے کہ ہم دنیا کے ایسے خطے میں رہتے ہیں جہاں قدرتی نعمتوں کی فراوانی ہے۔

ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے لہٰذا یہاں بہترین قسم کا کپاس، چاول تمباکو، گندم، گنا اور دالیں پیدا ہوتی ہیں ۔ اس کے علاوہ سبزیاں اور پھل بھی وافر مقدار میں یہاں پیدا ہوتے ہیں ۔

پاکستانی چاول اپنی کوالٹی اور خوشبو کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے اور عرب ممالک کے علاوہ دنیا بھر میں اس کی مانگ ہے۔

صوبہ سرحد کے اضلاع مردان، چارسدہ اور صوابی میں بہترین قسم کا ورجینا تمباکو پیدا ہوتا ہے جو کہ سگریٹ انڈسٹری میں استعمال ہوتا ہے اور پاکستان کی اہم برآمد میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان سے بہترین قسم کا آم، کھجور، سیب اور سبزیاں برآمد کی جاتی ہیں ۔

پاکستان سے آپریشن تھیٹر میں استعمال ہونے والے آلات بھی برآمد کی جاتی ہیں ۔ پاکستان کھیلوں کا سامان برآمد کر کے کثیر زرمبادلہ کماتا ہے۔ اس سلسلے میں سیالکوٹ میں بہترین فٹ بال، کرکٹ کا سامان، ٹینس کے ریکٹ بنائے جاتے ہیں جن کی مانگ دنیا بھر میں ہے۔

ہمارے برآمدات

پاکستانی کپڑا دنیا بھر میں اپنی نفاست اور کوالٹی کی وجہ سے مشہور ہے۔ پاکستانی اونی اور سوتی کپڑا دنیا کے کئی ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چمڑے سے بننے والے مصنوعات مثلاً جیکٹ، جوتے دنیا بھر میں پہناوے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ۔ پاکستانی قالین دنیا بھر میں لوگوں کے گھروں اور دفتروں کی زینت

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

بنے ہوئے ہیں۔

ہمارے جنگلات سے جنگلی بوٹیاں حاصل ہوتی ہیں جو کہ دنیا بھر میں ادویات بنانے میں استعمال ہوتی ہیں اور پاکستان سے برآمد کی جاتی ہیں۔

بجلی کا سامان بنانے اور برآمد کرنے والے ممالک میں پاکستان کا نام بھی شامل ہے۔ پاکستانی پنکھے، ائیر کولر اور واشنگ مشین عرب ممالک کے ساتھ ساتھ ایران، سری لنکا اور افغانستان کو برآمد کیے جاتے ہیں۔

پاکستان کا ایک وسیع علاقہ سمندری ساحل پر مشتمل ہے لہٰذا یہاں سے وافر مقدار میں مچھلی اور جھینگے حاصل ہوتے ہیں جس کو برآمد کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں کئی قسم کے معدنیات نکالے جاتے ہیں جن میں جپسم، کرومائیٹ، کوئلہ، نمک اور سنگ مرمر شامل ہیں۔ پاکستانی سنگ مرمر اور ٹائلز دنیا بھر میں پسند کیے جاتے ہیں اور یہاں سے برآمد کیے جاتے ہیں۔

برآمدات

پاکستان میں گاڑیوں میں استعمال ہونے والے سپیئر پارٹس اور ٹائیرز بھی اعلیٰ قسم کے تیار ہوتے ہیں اور دنیا بھر میں اس کی مانگ ہے۔ پاکستان میں چھوٹے پیمانے پر اسلحے کی فیکٹریاں ہیں جو کہ عمدہ قسم کا اسلحہ تیار کر کے دنیا میں کئی ممالک کو برآمد کرتا ہے۔ مختلف قسم کے مصالحے، منرل واٹر اور لائیوسٹاک اشیاء برآمد کرنے والے ممالک میں شامل ہے۔

پاکستان اخبار اور کتابوں میں استعمال ہونے والا کاغذ بھی برآمد کرتا ہے۔

پاکستانی جیولری، کراکری اور کٹلری دنیا بھر میں خاتون خانہ کا اولین انتخاب ہوتا ہے۔

حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ برآمدات میں مزید اضافہ کرنے اور کثیر زرمبادلہ کمانے کے لئے اقدامات کریں۔

زرعی اجناس، پھل اور دیگر خوردنی اجناس جو کہ برآمد ہوتے ہیں اُن کی بہترین پیکنگ، محفوظ کرنے اور اُن کو طویل مدت استعمال کا حامل بنانے کے لئے جدید سائنسی طریقے اختیار کیے جائے۔

دیگر برآمدات جو کہ گھروں دفتروں اور دیگر جگہوں پر استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی کوالٹی بڑھانے پر توجہ دی جائے تو بین الاقوامی منڈیوں کے مقابلے میں یہ کوالٹی اور استعمال کے لحاظ سے سب سے آگے ہو۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جنگلات کے فوائد

جنگلات کسی بھی ملک کے معاشی استحکام کے لئے انتہائی لازمی جز ہے۔ ملک کے ۲۳ فیصد رقبے پر جنگلات کا ہونا معاشی خوشحالی کا سبب بن سکتا ہے۔ درخت قدرت کا وہ تحفہ ہے جس سے نہ صرف ماحول خوبصورت رہتا ہے، ہوا خوشگوار رہتی ہے بلکہ ان سے اور بھی کئی قسم کے فائدے حاصل ہوتے ہین۔ قدیم چینی شہتوت کے پتوں سے ریشم حاصل کرتے اور سینکڑوں سال پہلے جب پہیہ ایجاد نہیں ہوا تھا تو قدیم زمانے کے لوگ درختوں کے تنے کو کاٹ کر اس سے گول پہیہ کا کام لیتے تھے۔

درخت کا سایہ ماں کی آغوش کی طرح ہے اور اس کا کردار بھی والدین ہی کی طرح ہے کہ یہ انسان کو صدیوں سے کھلاتا اور پلاتا آرہا ہے۔ اس سے حاصل شدہ پھل ہم کھاتے ہیں اور گھنے جنگلات کی بدولت ہی بارش برستی ہیں۔ انسان اور چرند اس کے سائے تلے ستاتے ہیں اور پرندوں کا بسیرا رات کے وقت درختوں ہی پر ہوتا ہے۔

ہم درخت ہی سے پیوستہ رہ کر بہترین معیشت کی بہار کے مزے لوٹ سکتے ہیں جو پہاڑ درختوں سے لدے ہوتے ہیں وہ اگر ایک طرف جنت کا نظارہ پیش کرتا ہے تو دوسری طرف ہم اس سے قیمتی لکڑی حاصل کر کے اس کو کئی طریقوں سے استعمال میں لاتے ہیں۔ فلائی وڈ، چپ وڈ، فارمیکا انڈسٹری ان جنگلات کی بدولت رواں دواں ہے۔ شیشم، دیودار، اخروٹ، چیڑ اور پرتل کی لکڑی سے ہم بہترین فرنیچر بناتے ہیں اور گھروں کی زیب و زینت بڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لکڑی گھروں کی کھڑکیوں روشندانوں اور دروازوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ بعض علاقے جہاں قدرتی آفات کا خطرہ زیادہ وہتا ہے وہاں تو پورے کا پورا گھر ہی لکڑیوں سے ہی بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ لکڑی کے تختے ریل کی پٹڑیوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی گاڑیوں کی باڈیاں بھی لکڑی کے تختوں کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔

جنگلات کی بدولت موسلا دھار بارش کے بعد طغیانی کا خطرہ کم رہتا ہے اور اِن جنگلات کی وجہ سے ہماری قیمتی زمینیں کٹاؤ سے محفوظ رہتی ہیں۔ جو علاقے سیم و تھور کا شکار رہتے ہیں وہاں درخت لگانے سے اس مسئلہ پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ جنگلات میں موجود جڑی بوٹیاں کئی قسم کے امراض کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں اور ڈاکٹر و اطباء ان جڑی بوٹیوں سے کئی امراض کا علاج فرما رہے ہیں۔

جنگلات خوبصورت چرند اور پرند کا گھر ہوتا ہے جو کہ ماحول کی خوبصورتی کو بھی چار چاند لگاتا ہے اور شکاری حضرات اس سے اپنا شوق پورا کرتے ہیں۔ جن علاقوں میں جنگلات زیادہ ہوں گے وہاں بارشیں بھی

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

زیادہ برستی ہیں۔ لہٰذا سردی کے موسم میں برفباری بھی ہوتی ہے اور اس برف کی وجہ سے سارا سال دریاؤں میں پانی بہتا ہے جن سے ہم اپنے ضروریات زندگی کو پورا کرتے ہیں۔ ان دریاؤں پر ڈیم بنائے گئے ہیں اور ان ڈیموں سے نہریں نکال کر ہم اپنے زمینوں کو سیراب کرتے ہیں جبکہ ان ڈیموں پر ٹربائن لگا کر ان سے بجلی حاصل کی جاتی ہے۔

صنعتی لحاظ سے ماچس بنانے کی فیکٹری، کھیلوں کا سامان بنانے کی فیکٹریاں اور دیگر بہت ساری انڈسٹریاں ایسی ہیں جو لکڑی کی بدولت ہی چلتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ان جنگلات سے جلانے کی لکڑی بھی حاصل کرتے ہیں لیکن آج کل ان سینکڑوں سال سے ایستادہ جنگلات کی بڑی بے دریغ کٹائی ہو رہی ہے۔ ٹمبر مافیا والے اس قیمتی سرمایے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اس کو ختم کرنے پر تلے ہیں جن سے کئی مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جنگلات کے خاتمہ سے ایک طرف پہاڑ ویران اور بنجر ہو جائیں گے، بارش کا سلسلہ کم ہوگا اور بارشیں ہوگی بھی تو زمینی کٹاؤ اور سیلاب کی شکل میں نقصانات کا سبب بنے گی۔ دریا گدلے ہوں گے۔ ڈیم مٹی سے بھر جائیں گے اور اس کی زندگی کم پڑ جائے گی۔ ہماری انڈسٹریاں بند ہو جائے گی۔ دوائی کے لئے جڑی بوٹیاں ناپید ہو جائیں گی، پرند اور چرند کا مسکن ختم ہو جائے گا اور ماحول اِن مسحور کن آوازوں سے خالی ہو جائے گا۔

الغرض اگر ایک طرف ماحول متاثر ہوتا تو دوسری طرف ماحول کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ جنگلات کو بچاؤ کے لئے مناسب اقدامات کریں۔ ٹمبر مافیا میں ملوث افراد سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے اور فارسٹری کے محکمے میں موجود راشی افسروں کو معطل کیا جائے جن علاقوں میں جلانے کے لئے لکڑی کا بے دریغ استعمال ہوتا ہے اُن علاقوں میں متبادل ذرائع مثلاً قدرتی گیس کا انتظام کیا جائے۔

ایک سروے کے مطابق ملک کے تقریباً 25 فیصد رقبے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے جبکہ پاکستان میں صرف 2 فیصد علاقے پر جنگلات ہیں جو ہم سب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

کسی میچ کا آنکھوں دیکھا حال

پیر کے دن جب ہم کالج پہنچے تو ہمارے ڈی۔ پی۔ ای محمد زمان صاحب نے بذریعہ نوٹس کالج کی کرکٹ ٹیم کو خبر دی تھی کہ وہ بارہ بجے ایک میٹنگ میں شریک ہو جائے جو کہ کالج ہال میں منعقد ہو رہی ہے۔

میں تو کرکٹ ٹیم کا ممبر نہیں تھا لیکن میرا دوست جمروز خان چونکہ کرکٹ ٹیم کا کپتان تھا لہٰذا میں بھی

www.perfect24u.com

اُن کے ساتھ میٹنگ میں شریک ہوا۔ میٹنگ میں ڈگری سطح پر منعقدہ ٹورنامنٹ میں ہماری ٹیم کا میچ ملاکنڈ یونیورسٹی سے ہونے والا تھا۔ لہٰذا اُس کے لئے لائحہ عمل طے کرنا تھا۔ محمد زمان صاحب نے میچ کے حوالے سے چند مشورے دیئے۔ لڑکوں کی رائے لی اور چونکہ میچ منگل کے صبح دس بجے شروع ہونا تھا لہٰذا محمد زمان صاحب نے تمام لڑکوں سے کہا کہ صبح سات بجے گاڑی سٹاف میں پہنچ جائے۔

اگلی صبح کرکٹ ٹیم اور چند سپورٹر جو کہ ہمارے کالج ہی کے لڑکے تھے سب گاڑی سٹاف پر حاضر تھے۔ محمد زمان صاحب کالج بس میں پہلے سے منتظر تھے۔ سات بجکر دس منٹ پر ہم کالج سے روانہ ہوئے اور ملاکنڈ یونیورسٹی چکدرہ کے گراؤنڈ میں پہنچے۔ وہاں مخالف ٹیم پہلے ہی پریکٹس کررہی تھی۔ تھوڑی دیر ستانے کے بعد ہماری کرکٹ ٹیم بھی میدان میں اُتری اور پریکٹس میں مصروف ہوئی۔

دس بجے یونیورسٹی کے ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن دونوں کپتانوں کو لیکر آئے اور اُن کے مابین ٹاس کا سکہ اُچھالا۔ ہماری ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ پچ پر شبنم پڑنے کی وجہ سے بیٹنگ میں دقت پیش آسکتی تھی۔

دونوں جانبین میدان میں اُتر چکے تھے۔ ایمپائروں نے اپنی پوزیشنیں سنبھالی تھی اور ہماری ٹیم کے ابتدائی باؤلر اپنی باؤلنگ کے نشان پر گیند تھامے کھڑے تھے۔ کھیل شروع ہوا۔ ہمارے کپتان کا فیصلہ اچھا تھا۔ ہمارے سپنرز کو کھیلنے میں یونیورسٹی کے بیٹسمینوں کو کافی دقت پیش آرہی تھی۔ ابتدائی پانچ اوورں میں اُنہوں نے بغیر کسی نقصان کے 16 رنز بنائے تھے چھٹے اوور کے دوسری گیند پر یونیورسٹی آف ملاکنڈ کے اوپنر غلط شاٹ کھیلے۔ وہ گیند کو بلے کے بیچ پر نہ مار سکے اور گیند ہوا میں اُچھلی میڈآن پر کھڑے فیلڈر نے غلطی کئے بغیر اُن کے کیچ تھاما اور وہ میدان بدر ہوئے۔

اس کے بعد یونیورسٹی کے دو اہم وکٹیں بہت جلد گری اور 25 رنز پر یونیورسٹی کے تین وکٹیں گر چکی تھیں جبکہ 10 اووروں کا کھیل ہو چکا تھا۔ اس دوران وکٹ کی حالت بدل گئی اور گیند نے سیم ہونا چھوڑ دیا۔ اب گیند اچھی طرح بیٹ پر آرہی تھی۔ لہٰذا رنز بننے کی رفتار تیز ہوگئی۔ اس موقع پر سلپ پوزیشن پر کھڑے فیلڈر سے کیچ چھوٹ گیا اور بیٹسمین کے اعتماد میں اضافہ ہوا۔ گیند اب اُسے فٹ بال کی مانند نظر آرہی تھی۔ جوں جوں اُس کے بلے سے رنز نکل رہے تھے تو میدان میں ہمارے کپتان اور باہر محمد زمان صاحب کے چہرے پر پریشانی نمایاں تھی۔ پھر بھی وہ بادل نخواستہ اچھے شاٹس کی داد تالیوں کی شکل میں دے رہے تھے۔ تماشائیوں کی اچھی

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

خاصی تعداد بھی بیٹسمینوں کا حوصلہ بڑھا رہی تھی۔ دونوں بیٹسمین خوب جم کر کھیلے اور ہمارے باؤلروں کو کسی بھی موقع پر حاوی ہونے کا موقع نہ دیا اور آخری اوور تک کھیلتے رہے۔

یونیورسٹی نے اپنی باری میں 25 اووروں میں 5 رنز فی اوور کی اوسط سے 125 رنز بنائے تھے جو کہ اس وکٹ پر ایک اچھا مجموعہ تھا۔

ہماری ٹیم کا آغاز کچھ اچھا نہ تھا کیونکہ یونیورسٹی ٹیم کی جانب سے فارمیسی ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھنے والے باؤلر محمد عمران بڑی نپی تلی باؤلنگ کر رہے تھے اور اُنہوں نے ہمارے بیٹسمینوں کو خاصا پریشان کیا تھا۔

پہلے سپیل Spell کے خاتمے پر یونیورسٹی ٹیم کے کپتان غلطی کر بیٹھے اور اُنہوں نے باؤلنگ میں اسپنر کو متعارف کرایا جس کو ہماری ٹیم کے جارح مزاج بیٹسمین اسد نے ایک اوور میں تین چھکے لگائے جن سے ہمارے بیٹسمینوں کا حوصلہ بڑھا لیکن اگلے سپیل کپتان پھر عمران کو لے آئے اور اُنہوں نے ہماری بیٹنگ لائن کی دھجیاں بکھیر دی۔ 90 کے مجموعے پر ہمارے سات اہم وکٹیں گری تھیں۔ اب ٹیلنڈ ربیٹنگ کر رہے تھے اور میچ پر یونیورسٹی ٹیم کی گرفت مضبوط نظر آ رہی تھی لیکن ہمارے بیٹسمین قمر زمان نے چند اچھے سٹروک لگا کر میچ کو پھر دلچسپ بنا دیا کہ اسی اثناء میں اُن کا ایک انتہائی مشکل کیچ پوائنٹ پر کھڑے کھلاڑی نے تھاما۔

آخری اوور میں ہماری ٹیم کو جیت کے لئے آٹھ رنز درکار تھے اور اُن کا آخری بیٹسمین کریز پر موجود تھا کہ یونیورسٹی ایک برق رفتار باؤلر نے وائیڈ گیند پھینکی جو کہ وکٹ کیپر قابو نہ کر سکے اور گیند باؤنڈری لائن پار کر گئی اور پہلے ہی گیند پر ہماری ٹیم کو پانچ قیمتی رنز مل گئے۔ اس کے بعد باؤلر نے تین بہترین گیندیں پھینکی جن پر کوئی رنز نہ بن سکا۔ آخری گیند پر دو رنز درکار تھے۔ ہمارے بیٹسمین نے زوردار شاٹ مارا اور گیند ہوا میں اچھلی۔ گیند تھوڑی دیر تک ہوا میں رہی اور دو فیلڈر مخالف سمت میں گیند وک پکڑنے کے لئے دوڑ رہے تھے۔ گیند کو پکڑنے کے بجائے وہ آپس میں ٹکرائے اور اس اثناء میں ہمارے بیٹسمین دو رنز بنا کر پویلین کی طرف دوڑے۔ ہمارے سپورٹروں نے اُن کو کاندھوں پر اُٹھایا اور جیت کا جشن منایا۔ اِسی طرح ہماری ٹیم ایک دلچسپ مقابلے بعد اگلے راؤنڈ کے لئے کوالیفائی کر گئی۔

کپتان اور کھلاڑیوں کو محمد زمان صاحب اور یونیورسٹی کے D.P.E نے مبارک باد دی۔ اس کے بعد ہم نے یونیورسٹی کے کینٹین میں کھانا کھایا اور واپس کالج چل دیئے۔ سارے راستے پر ہم نے خوب ہلہ گلہ کیا اور خوشی خوشی گھر لوٹے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

موبائل فون کا غلط استعمال

دنیا روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ انسان ٹوٹے تارے سے ماہ کامل بننے تک بڑی تیزی سے گامزن ہے لیکن ہر بات میں اعتدال اور میانہ روی ہی انسان کو یہ ترقی ہضم کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ ہر کام میں اگر انسان انتہا تک جائے گا تو یہ اُس کے لئے نقصان کا باعث ہوگا اور ہمارا دین بھی ہم کو میانہ روی اختیار کرنے کا درس دیتا ہے۔

موبائل فون یا سیلولر فون آج کل کے جدید اور حیرت انگیز ایجادات میں سے ایک ایجاد ہے۔ ہر مؤجد جب ایک چیز ایجاد کرتا ہے تو اُس کے سامنے دو باتیں ضرور ہوں گی۔ ایک اُس کی اور اُس کے مالک کی شہرت اور دوسری سوچ انسانیت کے لئے اُس ایجاد سے فائدہ۔ موبائل فون بھی غالباً اسی سوچ کے تحت ایجاد کرنے والے نے ایجاد کیا ہوگا لیکن ہم اہلِ مشرق ہر نئی چیز کو ہمیشہ نت نئے طریقوں سے ہی استعمال کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ایک گاڑی جو جاپان سے آتی ہے اُس پر واضح الفاظ میں لکھا ہوتا ہے کہ Capasti ہزار Kg لیکن ہم اُس میں ضرور 2000kg کے انسان اور سامان لاد کر ہی چلائیں گے۔

موبائل فون ضرورت اور سہولت کے لئے بنایا گیا ہے لیکن ہم اس کو زحمت کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور بلا ضرورت استعمال کرتے ہیں۔ موبائل فون پر ہم گھنٹوں بے کار کی باتیں کرتے ہیں۔ اس پر بلا ضرورت گھٹیا اور مبتذل SMS بھیجتے رہتے ہیں اور تو اور اس سہولت کا غلط فائدہ اُٹھا کر اس سے بے جا Missed Calls کر کے دوسروں کا جینا حرام کر دیتے ہیں۔

نیند کے وقت دوسروں کو ڈسٹرب کرنا، دورانِ نماز Missed Calls دینا، موبائل پر ہمارا مشغلہ رہتا ہے۔ بعض اوقات ہم آواز بدل کر مخاطب کی پریشانی میں اضافہ کرتے ہیں اور اپنے اس عمل پر خوش بھی ہوتے ہیں۔

موبائل فون بنیادی طور پر رابطے کی چیز ہے لیکن ہم اُسے بطور فون کم اور بطور ٹرانسسٹر ریڈیو زیادہ استعمال کرتے ہیں اور گھنٹوں گھنٹوں کانوں سے Hands Free لگائے اس سے گانے سنتے ہیں اور پھر جب گانوں سے بوریت محسوس ہوتی ہے تو موبائل فون میں موجود گیمز Games سے گھنٹوں دل بہلاتے رہتے ہیں اور دنیا و مافیہا سے بے خبر رہتے ہیں۔

پاکستان میں موبائل فون رکھنا ضرورت نہیں بلکہ فیشن کی شکل اختیار کر چکا ہے کیونکہ ضرورت کے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

لئے تو آدمی کو عام اور سستا موبائل بھی کافی ہے جس سے وہ کال Call کر سکے اور وصول کر سکے لیکن جناب ادھر تو عام آدمی جس کا گزارہ بمشکل ہوتا ہے اُس کے ساتھ بھی مہنگے سے مہنگا موبائل سیٹ ہوگا۔ یہاں تک کہ بعض لوگ تو اس کے الف، ب سے بھی واقف نہیں ہوتے لیکن وہ بھی موبائل فون کا مالک ہوگا۔ پاکستان کے زیادہ تر لوگ دیارِ غیر میں محنت مزدوری کی خاطر وہاں برسوں سے مقیم ہوتے ہیں لیکن یہاں سے ہر دوسرا فرد اُن سے مہنگے سے مہنگے فون کا تقاضا کرتا ہے۔

موبائل فون اگر ایک طرف ہم غلط استعمال کر رہے ہیں تو دوسری طرف مختلف موبائل کمپنیاں صارفین سے دونوں ہاتھوں سے پیسے سمیٹ رہے ہیں۔ یہ موبائل کمپنیاں مختلف اسکیمیں متعارف کرا کے سادہ لوح صارفین کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور اُن کی جیبوں سے مختلف طریقوں سے پیسے نکالتے ہیں۔ صرف یہ نہیں یہ موبائل کمپنیاں لوگوں کے جذبات کا غلط فائدہ بھی اُٹھاتے ہیں۔ مذہبی اور دینی مسائل یا لٹریچر پر مبنی SMS نیٹ ورکس پر پھیلا دیا جاتا ہے جس کے نیچے یہ لکھا ہوتا ہے کہ یہ SMS 20 افراد کو بھجوا دو اور ذہنی سکون حاصل کرو۔ یہ ایس ایم ایس دس لوگوں کو بھجوا دو اور اپنا مسلمان ہونے کا ثبوت دو۔ یہ ایس ایم ایس دس افراد کو بھجوا دو اور آئندہ دس گھنٹوں میں کوئی خوشخبری سنو۔ یہ کمپنیاں کال ریٹ ایک مقرر کر دیتی ہے اور بیلنس سے کٹوتی زیادہ ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہر دوسرا کال ڈراپ ہوتا ہے اور آپ سے مقررہ پیسے کاٹ دیئے جاتے ہیں۔

موبائل اگر ایک طرف سہولت ہے تو دوسری طرف ہمارے لوگوں نے اس کو زحمت بنا دیا ہے اور لوگوں کی (Privacy) ہم اس سے خراب کرتے ہیں۔

ہمارے ہاں ایک اور بُری عادت موبائل فون کے حوالے سے یہ ہے کہ جونہی نئے برانڈ کا موبائل مارکیٹ میں متعارف ہوتا ہے تو ہم پرانا موبائل آدھے سے بھی کم قیمت پر بیچ کر انتہائی مہنگے داموں وہ نیا موبائل خریدتے ہیں اور سال دو سال بعد وہی قصہ پھر دُہراتے ہیں۔ غرض ہم نے موبائل فون کو جتنا غلط استعمال کرنا تھا کر لیا۔

سیر و سیاحت

خداوند تعالیٰ نے انسان کو ایسی فطرت سے نوازا ہے کہ وہ ہر وقت کسی نئی دنیا کی تلاش میں رہتا ہے اور ہر نئی چیز اُس تسکین پہنچانے میں ممد ہوتی ہے۔

مارکوپولو، واسکوڈے گاما اور ابن بطوطہ سیر و سیاحت کی شوق میں نت نئی دنیاؤں میں داخل ہوئے۔ سیاح کو سیاحت کے دوران موسمی سختیوں کے ساتھ ساتھ مختلف دیگر خطرات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن پھر بھی

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کوئی امر اُن کے راہ شوق میں مانع نہیں۔

دنیا میں مختلف ممالک مختلف حوالوں سے سیر و سیاحت کے لئے مشہور ہیں۔ جنوبی افریقہ، برازیل اور جزائر عرب الہند اپنے سرسبز جنگلات، خوبصورت آبشاروں، میلوں پر محیط ساحلوں اور خوبصورت جنگلی جانوروں کے لئے مشہور ہے تو سوئیزرلینڈ، ہالینڈ اور دیگر یورپی ممالک اپنے سرسبز میدانوں، پھولوں بھرے باغوں اور ان سرسبز میدانوں میں چرتے بھیڑوں اور گاؤں کے لئے مشہور ہے۔ فرانس، امریکہ اور جرمنی اپنے خوبصورت شہروں، نت نئے مشینوں اور جدید آلات کے لئے سیاحوں کی توجہ کے مراکز ہیں۔

اسی طرح مصر اپنی پرانی تہذیب، اہراموں، ایران اپنے پرانے عظیم بادشاہوں کے آثار کے لئے قابل سیر و سیاحت ہے تو برصغیر میں گندھارا تہذیب کے بے شمار آثار سیاحوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پاکستان میں اگر ایک طرف چترال کا علاقہ کیلاش تہذیب و ثقافت کے آثار آج تک زندہ رکھی ہوئی ہیں تو دوسری طرف شمالی علاقہ جات خاص کر سوات کا علاقہ سیاحوں کے لئے جنت بہ روئے زمین کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ علاقے اگر ایک طرف سیاحوں کے لئے کشش کا باعث ہیں تو دوسری طرف ان علاقوں سے سیاحت کی مد میں ان ممالک کو مالی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ ہر سال سیاحت کے سیزن میں غیر ملکی سیاح لاکھوں کی تعداد میں ان علاقوں کا رُخ کرتے ہیں اور کئی دنوں تک ان علاقوں میں قیام پذیر ہوتے ہیں۔ بعض سیاح تو ان علاقوں سے جنون کی حد تک متاثر ہو جاتے ہیں اور وہاں مستقل رہنے کے لئے اُس ملک کی شہریت حاصل کرنے واسطے تگ و دو کرتے ہیں۔

بعض سیاح دوران سیاحت اپنے تاثرات اور ان علاقوں کی خوبصورتی اور تہذیب و ثقافت نوٹ کرتے ہیں اور واپسی پر اُسے کتابی شکل دے کر دوسرے لوگوں کے لئے

میں کہوں تُو سن جمال یار کا افسانہ آج

کا سبب بنتے ہیں۔ اس طرح بہت سارے لوگ گھر بیٹھے دیس دیس کی کہانیوں کا لطف اُٹھاتے ہیں اور اُن کے معلومات میں خاطر خواہ اضافہ بھی ہوتا ہے۔ کچھ افراد ان ممالک پہلی دفعہ جا رہے ہوتے ہیں تو امیگریشن اور ویزہ سسٹم کے بارے میں بھی یہ مسافر سیاح اپنی سفرناموں میں اُن کو مفید معلومات دیتے ہیں۔

سیاحت کے معاملے میں ان ساری باتوں کے علاوہ ایک قابل توجہ بات یہ ہے جس سے سیاحت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ وہ ہے آلودگی اور آثار قدیمہ کا عدم تحفظ۔ یہ معاملہ خصوصاً ہمارے مشرقی ممالک میں انتہائی خطرناک حد تک موجود ہے۔ سیاحوں کے ان پُرکشش علاقوں میں ہوٹلنگ کے شعبے سے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

وابستہ لوگ آلودگی کا سبب بن رہے ہیں چونکہ سیاحت کے سیزن میں ان علاقوں میں بے تحاشا رش ہوتا ہے لہٰذا ان کی اقامت کا مسئلہ ان ہوٹلوں سے حل ہوتا ہے۔ لہٰذا ان ہوٹلوں میں نکاسی کا کوئی معقول انتظام نہیں ہوتا۔ ان ہوٹلوں کے نکاسی کے نالے براہ راست دریاؤں میں گرتے ہیں جن سے یہ صاف وشفاف پانی آلودہ ہوتا ہے اور پھر آبی جانوروں کے لئے یہ پانی خطرناک ثابت ہوتا ہے جس سے یہ آبی جانور ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔

ان خوبصورت علاقوں کا حسن درختوں کے سبب ہیں۔ بغیر درختوں کے پہاڑ اور گنجے پن کا شکار آدمی دونوں حسن سے محروم ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ''ٹمبر مافیا'' اِن علاقوں کی قدرتی حُسن کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہیں اور ان درختوں کی بے دریغ کٹائی کر رہے ہیں۔ جن سے ایک طرف علاقے کا حُسن ماند پڑ رہا ہے تو دوسری طرف ماحول اور چرند و پرند پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ بقول پروین شاکر!

اس بار جو ایندھن کے لئے کٹ کے گرا ہے
چڑیوں کو بڑا پیار تھا اُس بوڑھے شجر سے

اگر ہم نے ان علاقوں کو سدا بہار رکھنا ہے تو ہمیں خود کو شجر سے وابستہ و پیوستہ رکھنا ہوگا۔ اس مرض کے علاوہ ہمارے برصغیر پاک و ہند کے عوام میں ایک اور مرض ہے کہ ہم اپنے آثار قدیمہ کی حفاظت نہیں کرتے۔ ان سینکڑوں پرانے آثار کو ہم قلیل فائدے کے لئے ختم کر رہے ہیں۔ ان عمارات سے ہم اینٹیں اکھاڑتے ہیں۔ ان پر نام کندہ کرنے سے نہیں چوکتے اور ان آثار کو مسخ کرنے میں برابر لگے رہتے ہیں۔

وزارتِ ماحولیات اور وزارتِ سیاحت کو ان مسائل کا خاطر خواہ نوٹس لینا چاہیئے اور ان کا تدارک کرنا چاہیئے۔ عالمی سطح پر سیاحت کو فروغ مل رہا ہے۔ سیاحت کا عالمی دن منایا جاتا ہے جس میں ذرائع ابلاغ کے توسط سے لوگوں میں سیاحت کے حوالے سے شعور اُجاگر کیا جاتا ہے۔

ہمیں بھی سیاحت کی ترقی کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے۔ طلباء کو اس معاملے میں آگے بڑھ کر اپنے علاقے کے حُسن میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ ماحول کو آلودہ کرنے والے گند کو ٹھکانے لگانا چاہیئے۔ عام لوگوں میں ماحول سے متعلق آگاہی بڑھانی چاہیئے۔ جب ملک خوبصورت ہوگا تو اس میں غیر ملکی سیاحوں کے لئے دلچسپی کا سامان ہوگا۔ خدا ہمارے ان خوبصورت علاقوں کو ہمیشہ آباد اور خوبصورت رکھے۔

منشیات ایک لعنت

دنیا کے تقریباً ہر مذہب میں منشیات کو حرام قرار دیا ہے۔ اسلام میں بھی اس کی سختی سے ممانعت کی گئی

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ہے۔قرآن مجید میں ہے:

"کل مسکرٌ حرام" ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

احادیث نبویؐ میں بھی منشیات کے استعمال اور اس کے کاروبار کرنے والوں کو سزا کی نوید دی گئی ہے۔

شراب، ہیروئن، چرس، گانجہ، کوکین، افیون سب نشہ آور اشیاء ہیں۔ دنیا کے تقریباً ہر ملک میں منشیات کے عادی افراد موجود ہیں۔ نشے کے عادی افراد میں زیادہ تر ذہنی تناؤ میں مبتلا لوگ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بیماری سے تنگ آ کر، غربت اور بیروزگاری کے مارے اور معاشرے کے ٹھکرائے ہوئے لوگ منشیات کے لت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات بُری سوسائٹی میں پڑنے سے بھی اس بُرائی کی عادت لگ جاتی ہے۔ تیسری دنیا میں مختلف نشہ آور ادویات دھڑلے سے تجویز اور استعمال ہوتی ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں ذہنی سکون نہ ہونے کی وجہ سے لوگ منشیات میں سکون ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں جبکہ تیسری دنیا کے لوگ معاشرتی ناہمواریوں سے دلبرداشتہ ہو کر اس لعنت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد تشویشناک حد تک زیادہ ہیں۔ یہاں تقریباً ہر قسم کے نشے کے عادی افراد موجود ہیں لیکن سوویت یونین نے جب افغانستان پر ستر (۷۰) کی دہائی میں چڑھائی کی تو امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان سرد جنگ میں بھی تیزی آ گئی۔ پاکستان میں اُس وقت سے ہیروئن کی لعنت متعارف ہوئی اور اب اس بُرائی سے لاکھوں گھر متاثر ہیں۔ ہیروئن کے عادی افراد معاشرے پر ایک ایسا بوجھ ہے جس طرح ایک پولیو زدہ اپاہج فرد ایک گھرانے پر ہوتا ہے۔

نشے کا عادی فرد صرف اپنی ہی نہیں اپنے گھر والوں کی زندگی اجیرن کر دیتا ہے۔ اُس سے غیرت کا جذبہ کوچ کر جاتا ہے اور اُس کے بُرے بھلے کی تمیز نہیں رہتی۔ اپنا پرایا وہ بھول جاتا ہے۔ وہ صرف اور صرف ایک چیز کو جانتا ہے اور وہ ہے اُن کا نشہ لیکن اُس کو ذرا بھر بھی احساس نہیں رہتا کہ نشے کو لیکر وہ ساری دنیا سے دُور ہوتا جا رہا ہے۔ اپنے پرائے اُس کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اہل محلّہ اُن سے ہر کام میں کنارہ کرتے ہیں۔ وہ کسی کے لئے بھی قابل اعتماد نہیں رہتا۔ لوگ اُس کا سوشل بائیکاٹ کر دیتے ہیں اور معاشرتی سرگرمیوں میں اُن کا حصہ صفر ہو جاتا ہے۔

اس نقصان کے ساتھ ساتھ اُس کا بے تحاشا جسمانی نقصان بھی ہوتا ہے۔ نشہ اندر ہی اندر اُن کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے۔ اُس کے پھیپھڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ اُس کو سینے کی تکلیف لاحق ہو جاتی ہے۔ دیسی اور کم

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

قیمت شراب پی کر اُن کے گردے جواب دے جاتے ہیں۔ اُس کا معدہ اچھی طرح کام نہیں کرتا جس کی وجہ سے اُس کا نظام انہضام بُری طرح متاثر ہو جاتا ہے اور اُس کی جسمانی نشوونما رُک جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس کے ذہن پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ دماغی طور پر انتہائی کمزور ہو جاتا ہے۔ اُس کا حافظہ جوانی میں ہی جواب دے جاتا ہے۔ اُس کی طبیعت میں چڑچڑے پن کا اضافہ ہو جاتا ہے اور بات بات پر لڑنے لگتا ہے۔ اُسے اپنی صفائی کا خیال نہیں رہتا اور نہ ہی وہ دیگر کام وقت پر کرتا ہے۔ لہٰذا اُس کی تمام زندگی بدنظمی اور بے ترتیبی کا شکار بن جاتی ہے۔

معاشرے کے ایسے افراد قابل نفرت نہیں بلکہ قابل رحم ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں ان لوگوں کی مدد کریں نہ کہ اس کو دھتکاریں۔ یہ افراد اگر ہمارے اپنے گھر میں ہو، خاندان میں ہو، پڑوس یا محلے میں اِن کو اس لعنت سے بچانے کی خاطر خواہ کوشش کریں۔ ان کو کبھی بھی تنہا نہ چھوڑیں، اُن کو مختلف طریقوں سے منشیات کی لت کو چھوڑنے کی تلقین کریں۔ اُنہیں حوصلہ دیں کہ ہاں وہ لڑ سکتے ہیں۔ ان میں نشہ چھوڑنے اور نارمل زندگی گزارنے کی خاصیت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے اردگرد پر نظر رکھیں کہ اس لعنت کو پھیلانے والے لوگ کون ہے۔ اُن پر قانون کو باخبر کردیں۔

دوسری طرف حکومت کی یہ اہم ذمہ داری بنتی ہے کہ منشیات کی روک تھام اور نشئی افراد کی بحالی کے کام کو ترجیحی بنیادوں پر سرانجام دیں۔

حکومت منشیات کا کاروبار کرنے والے افراد کو کڑی سے کڑی سزا دے تا کہ یہ دوسروں کے لئے نشانہ عبرت بنے۔ منشیات کے عادی افراد سے نشہ کی عادت چھڑوانے کے لئے مراکز اور مفت ہسپتال کھولیں، جہاں ان افراد کی ایسی نفسیاتی تربیت کی جائے کہ یہ واپس اس دلدل کی طرف مُڑ کر بھی نہ دیکھیں۔

ذرائع ابلاغ، ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں منشیات کی بُرائیوں کو اُجاگر کیا جائے اور اس کے نقصانات کے بارے میں آگہی فراہم کی جائے۔ حکومت کھیل کے میدان تعمیر کرائے تا کہ ملک کے نوجوان فارغ اوقات میں صحتمند سرگرمیوں میں مصروف رہے اور بُری صحبت سے بچے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کریں تا کہ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد نوجوانانِ وطن غلط ڈگر پر چلنے کے بجائے ملک وقوم کی خدمت کریں۔

طلباء اور نوجوان نسل کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ منشیات اور اس کے عادی افراد کی حوصلہ شکنی کریں۔ اس سلسلے میں وہ آگے بڑھے اور علاقائی سطح پر اصلاحی کمیٹیاں تشکیل دیں تا کہ اس ناسور کے خلاف اس

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

پلیٹ فارم سے لائحہ عمل طے کیا جائے۔شاعر، ادیب اور صحافیوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس لعنت کے خلاف لکھے اور لوگوں میں نشے کے خلاف شعور اُجاگر کریں۔

ذہنی اور جسمانی طور پر ایک مضبوط قوم ہی مضبوط ملک کی ضمانت ہے، لہٰذا آیئے ہم وعدہ کریں کہ خود کو بھی ذہنی اور جسمانی طور پر فٹ رکھیں گے اور دوسروں کو بھی تلقین کریں گے انشاء اللہ۔

شہری زندگی

انسان جوں جوں تمدن کی سیڑھیاں چڑھتا ہے وہ بہتر اور پُر آسائش زندگی کا متلاشی رہتا ہے۔

بقول حالی!

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب دیکھئے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں

انسان شہر میں بستا ہوں یا کہ دیہات میں وہ برابر اپنے لئے آسانی کا سامان پیدا کرنے میں لگا رہتا ہے لیکن بعض لوگ کاروبار، جدید سہولیات "بجلی، گیس، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، ذرائع آمدورفت کی آسانی، طبی سہولیات، اشیائے خورونوش کی وافر مقدار میں فراہمی کے لئے شہر کا رُخ کر رہے ہیں۔جس کی وجہ سے شہروں کی آبادی میں بے تحاشا اضافہ ہوتا ہے اور یہ قدرتی امر ہے کہ جہاں آبادی بڑھے گی وہاں دیگر مسائل بھی جنم لیں گے جن میں آلودگی، جرائم، ناقص پانی، اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ، مہنگائی، رہائش کے مسائل سرفہرست ہیں۔

شہری علاقوں میں آلودگی کا مسئلہ سب سے بڑا اور خطرناک ہے۔شہروں میں روز بروز آبادی بڑھنے سے آلودگی کا مسئلہ خود بخود بڑھتا چلا جا رہا ہے۔شہر میں نکاسی کا ناقص انتظام اور کچھ ہماری غفلت اور لاپرواہی سے نالے اور گٹر ہر وقت بند رہتے ہیں۔ہم اپنے گھروں کا کوڑا کرکٹ ٹھکانے لگانے کے بجائے دروازے سے باہر پھینک دیتے ہیں جن سے یہ نالے بند ہو جاتے ہیں اور بارش ہونے کے بعد یہ نالے اور گٹر اُبل پڑتے ہیں اور سڑک اُن نالوں کا منظر پیش کرتی ہے جن میں طغیانی آئی ہو۔ پھر یہ گندگی خشک ہو جاتی ہے اور راہ چلتی گاڑیوں کی وجہ سے گرد اور دھول اُڑتا ہے جو جلدی امراض اور سینے کے امراض کا سبب بنتی ہے۔اس طرح سڑکوں پر چلتی گاڑیاں پرانی ہو چکی ہیں جو کہ بے تحاشا دُھواں چھوڑتی ہے جو امراض کا سبب بن رہی ہے۔

شہروں میں ہر قسم کے لوگ آباد رہتے ہیں اور گنجان آبادی کی بدولت یہاں جرائم پیشہ افراد اپنے عزائم آسانی سے پورے کرتے ہیں اور آسانی سے روپوش ہو جاتے ہیں، لہٰذا شہروں میں بہ نسبت دیگر علاقوں

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کے جرائم پیشہ افراد زیادہ ہوتے ہیں۔اغواء، ڈکیتی، راہ زنی اور قتل مقاتلہ روز کا معمول ہوتا ہے۔

چونکہ شہروں میں اشیائے خوردونوش کی طلب زیادہ ہوتی ہے تو اس وجہ سے تاجر ہر چیز میں ملاوٹ کر کے سامانِ رسد بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔اس لئے یہاں خالص اور قدرتی چیز کا ملنا محال ہوتا ہے۔

شہروں میں ایک بڑا مسئلہ پینے کا صاف پانی نہ ہونا ہے۔چونکہ آبادی زیادہ ہوتی ہے اور ہر علاقے تک صاف پانی پہنچانا ناممکن ہے لہٰذا ناقص انتظام اور گنجان آبادی کی وجہ سے آلودہ پانی انسانی صحت پر بُرے اثرات مرتب کر رہی ہیں۔

مہنگائی کا جن بھی عموماً شہری علاقوں میں بوتل سے نکلا نظر آتا ہے۔یہاں آپ کو پہلے تو ہر چیز قیمتاً ملے گی اور پھر انتہائی مہنگے داموں اس کو خریدنے پر صارف مجبور ہوگا۔اس کے ساتھ ساتھ شہری علاقوں میں رہائش کا مسئلہ بڑا گھمبیر ہوتا جا رہا ہے۔شہر میں عمارتیں روز بروز آسمان کو چھونے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں لیکن پھر بھی چھوٹے سے پانچ مرلہ فلیٹ میں پورے کا پورا خاندان ٹھنسا نظر آتا ہے۔ان لاتعداد مسائل کے باوجود لوگ عموماً شہروں کو ہی کیوں ترجیح دیتے ہیں اس لئے کہ یہاں مسائل کے ساتھ ساتھ وسائل بھی لاتعداد ہیں۔

شہروں میں آپ کو صحت، تعلیم، ٹرانسپورٹ اور دیگر جدید سہولیات جن کا ذکر اجمالی طور پر پہلے پیراگراف میں آچکا ہے آپ کو آسانی سے ملیں گے۔شہروں میں آپ کو بڑے بڑے ہسپتالوں کے ساتھ ساتھ قدم قدم پر جدید طبی آلات سے مزین کلینک ملے گی جو کہ چوبیس گھنٹے مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج میں مصروف رہتے ہیں۔جان بچانے والی ادویات مختلف امراض کی تشخیص کے لئے جدید لیبارٹریاں اور ایمبولینس شہر میں آپ کو آسانی سے ملیں گے۔لہٰذا شدید زخمی یا ایمرجنسی بنیاد پر علاج کے مستحق مریضوں کو جلدی علاج کی فراہمی شہروں میں ہی ممکن ہے۔اس کے ساتھ ساتھ شہروں میں آپ کو سپیشلسٹ ڈاکٹر بھی ملیں گے جو کہ اپنے اپنے کام میں ماہر ہوتے ہیں اور نیم حکیم ٹائپ ڈاکٹروں سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

شہروں میں جدید تعلیم، یونیورسٹیوں، کالجوں اور جدید سکولوں کی شکل میں قدم قدم پر ملتا ہے۔ان اداروں میں عام تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ وارانہ تعلیم بھی دی جاتی ہے جن سے استفادہ کر کے نوجوان ملک وقوم کی خدمت میں مصروف نظر آتے ہیں۔

شہری علاقوں میں دیگر وسائل کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔رات کے کسی بھی وقت آپ کو جہاں بھی جانا ہے آپ کو شہر کے ٹرمینل سے سواری مل سکتی ہے۔اس کے ساتھ ٹیکسی گاڑی بھی آپ کو ہر جگہ

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

لے جانے میں مدد دیتی ہے۔آپ صرف پتہ بتائے،گاڑے آپ کو مطلوبہ جگہ پر دروازے کے سامنے اُتار دے گی۔

شہروں میں قدرتی گیس کی شکل میں ایک اور نعمت آپ کو ملے گی جس سے خاتونِ خانہ کو آگ جلانے کے جھنجھٹ سے چھٹکارا ملا ہے۔

ٹیلی فون ایک ایسی سہولت ہے جس پر آپ صرف انگلیوں کی طاقت صرف کر کے میلوں دُور آدمی سے گفتگو کر سکتے ہیں اور ایمرجنسی کی حالات میں آپ امداد کے لئے متعلقہ شخص کو بغیر گھر سے ہلے متاثرہ جگہ بلا سکتے ہیں۔شہروں میں ٹی۔وی،ڈش اور کیبل کی وجہ سے آپ دنیا بھر کے حالات و واقعات سے ہمہ وقت باخبر رہ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مزے مزے کے پروگرام دیکھ کر لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

شہروں میں بڑی بڑی منڈیاں ہونے کی بدولت آپ کو ہر موسم اور ہر علاقے کی سبزی اور پھل بھی آسانی سے مل سکتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ڈیری مصنوعات پیک شکل میں بازاروں سے بآسانی دستیاب ہیں۔

شہروں میں شام کے وقت آپ تفریحی مراکز، پارکوں اور بازاروں میں نکل کر خوشگوار وقت بتا سکتے ہیں۔سینما اور تھیٹر میں جا کر دو تین گھنٹوں کی تفریح سے سارے دن کا تھکان مٹا سکتے ہیں۔غرض شہر میں مسائل بھی ہیں لیکن وسائل بھی ہیں۔

والدین کے حقوق

ہمارا دین اسلام جو کہ امن اور سلامتی کا دین ہے۔اور مکمل ضابطہ حیات بھی ہے اس دین مِتہ ل معاشرے کے ہر فرد اور ہر رشتہ ناطے کے تمام حقوق اور اس کے فرائض اس کو مکمل کر بیان کیے گئے ہیں۔وہ خواہ پڑوسی ہو۔رشتہ دار ہو، بھائی بہن ہو یا والدین ہو۔ہر ایک کے اپنے حقوق ہیں۔

لیکن سب میں والدین کے حقوق زیادہ ہیں اور والدین میں بھی پھر ماں کا حق زیادہ ہے کیونکہ حضور ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ انسان پر سب سے زیادہ حق ان کے والدین کا ہے اور ماں کا حق پھر سب سے زیادہ ہے قرآن مجید جو کہ آخری الہامی کتاب ہے اس کے بعد کوئی شریعت اور کوئی آسمانی قانون یا کتاب نہیں آئے گا۔اس میں بھی بار بار اور واضح الفاظ میں کہا گیا ہے۔"وبالوالدین احسانا" اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرتے رہو۔

ایک جگہ تو اس حد تک تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنے والدین کو "اف" تک منہ سے ادا نہ کرو۔

اسلام میں اگر باپ کافر بھی ہو تو اس سے اچھے سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ جب

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

یہ والدین اپنے بڑھاپے تک پہنچ جاتے ہیں تو ان کی عادتیں بچوں جیسی ہو جاتی ہے لہٰذا اس مرحلے میں یہ لوگ زیادہ توجہ کے مستحق ٹھہرتے ہیں ان کی بہترین کفالت، اچھا لباس اور بہترین خوراک اور ان کی بیماری میں ان کا علاج کرنا اولاد کا فرض ہے۔

ماں باپ جب بوڑھے ہو جاتے ہیں تو معاشرے سے تقریباً ان کا تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان کو اپنی تنہائی کا شدید احساس ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ان کے ساتھ بیٹھنا ان کے ساتھ تبادلہ خیال کرنا ان کی باتیں توجہ سے سننا اور ان کو تسلی بخش جواب دینا ہمارا فرض بنتا ہے۔

بڑھاپے میں اکثر لوگ چڑچڑے اور بد دماغ بن جاتے ہیں۔ اور ہر بات میں کیڑے نکالنا ان کی عادت بن جاتی ہے۔ زیادہ دیر تک باتیں کرنا اور اپنے وقتوں کے قصے سنانا ان کی عادت بن جاتی ہے۔ ایسے میں ان کو غصہ ہونا یا ان سے بیزار ہونا اچھی بات نہیں ہوتی۔ بوڑھے والدین کی ہر چیز کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی جسمانی اور ذہنی طاقت وہ نہیں رہتی۔ لہٰذا ان کی صحت و صفائی، وقت پر کھانے کا انتظام، اور وقت پر سونے کا انتظام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ان کی جو بھی خواہش ہو ہماری حتیٰ الوسع کوشش ہونی چاہیے۔ کہ ان کے خواہشات پوری کریں کیونکہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے تو انہوں نے ہماری جائز و ناجائز خواہش پوری کی ہوتی ہے۔

بچہ جب چھوٹا ہوتا ہے تو ماں کتنی تکالیف سے گزر کر ان کا دیکھ بھال کرتی ہے، بچہ بیمار ہوتا ہے تو ماں بے چین ہوتی ہے ساری ساری رات جاگ کر اپنے بچے کی تیمارداری میں لگی رہتی ہے۔ باپ بھی ان کے علاج اور دیکھ بھال میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ پھر یہ والدین ان کی بہترین تعلیم و تربیت کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں لہٰذا اپنے بچے کو بہتر سے بہتر تعلیم دینے کے لئے اپنا پیٹ کاٹتے ہیں۔ ماں تو اپنا زیور تک بیچ ڈالتی ہے۔ تاکہ ان کے بیٹے کا تعلیمی سلسلہ منقطع نہ ہو جائے۔ بیٹا جوان ہو جاتا ہے۔ لیکن والدین کے لئے وہ ہمیشہ بچہ ہی رہتا ہے۔ اور ہر وقت ان کی سلامتی کے لئے دست بدعا رہتے ہیں۔

اس لئے اولاد کا فرض بنتا ہے کہ وہ ان تمام مراحل کو یاد رکھے اور پھر جتنی بھی ہو سکے والدین کی خدمت کریں ویسے اگر ہم لاکھ کوشش کریں تو ماں جتنی تکلیف بیٹے کے پیدائش سے پہلے اور بعد میں سہتی ہے تو اس کا بدلہ نہیں چکا سکتے۔ لیکن پھر بھی حتی الوسع کوشش ہونی چاہیے۔ کہ ہم اپنے والدین کو خوش رکھیں۔

بچوں کو والدین کا احساس تب ہوتا ہے۔ جب ان کا سایہ سر سے اٹھ جاتا ہے یہ والدین سارے خاندان کا شیرازہ ہوتا ہے۔ جن گھروں میں بزرگ والدین نہ ہو وہاں اتحاد و اتفاق نام کی چیز باقی نہیں رہتی۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

والدین بچوں کے لئے بمثل اولین مکتب ہوتے ہیں۔اور ماں ہی بچے کو بہترین اخلاق واطوار سے آراستہ کرتی ہے۔

پہلا مصرعہ:

سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

ماں باپ کا سہارا اور ان کی دیکھ بھال کرنا خود ہمارے لئے بھی تمام عمر فائدے کا سودا ہے یہ آخروی زندگی کا فائدہ تو ہے ہی لیکن دنیاوی زندگی میں بھی ان کا ساتھ ہمارے لئے اشد ضروری ہے۔بوڑھے والدین کی دعا سیدھی عرش پر دستک دیتی ہے اور فوراً قبول ہوجاتی ہے۔بقول شاعر

نجانے کون دعاؤں میں یاد کرتا ہے
میں ڈوبتا ہوں سمندر اچھال دیتا ہے

اسی طرح ان بزرگوں کے ساتھ کی گئی دہائیوں کا تجربہ ہوتا ہے لہٰذا اپنے مسائل ان کے ساتھ مشورے سے حل کر سکتے ہیں۔

حضور ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جس نے اپنے بوڑھے والدین یا ان میں سے ایک کے بڑھاپے میں پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی تو وہ بدنصیب ہے۔

اہل یورپ بوڑھوں کو ان کے مخصوص گھروں "OLd Peopls Homes" میں بھجوا دیتے ہیں جہاں وہ انتہائی تنہائی کا شکار ہوتے ہیں لیکن مشرقی اقدار میں ابھی تک بوڑھے والدین سے بہتر سلوک روا رکھ کر انہیں تنہا ہونے سے بچاتے ہیں لیکن ہمیں یہ احساس رکھنا چاہیے کہ یہ ہمارے ہوتے ہوئے بھی کہیں تنہا تو نہیں کہیں خفہ تو نہیں، یہ کھانا وقت پر کھاتے ہیں انہیں دوا وقت پر ملتی ہے۔اور ان کے صحت وصفائی کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں۔

ہمیں آج ان کی زندگی میں یہ احساس کرنا چاہیے کہ ماں جیسی ہستی دنیا میں ملے گی۔اس کا خالص پیار کسی دوسرے رشتے سے ہم کو ملنے کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔

اگر ماں ہے تو سب کچھ ہے

دھشت گردی

اسلام میں ایک نفس کو قتل کرنا گویا سارے انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے اور ہمارے پیغمبرؐ

www.perfect24u.com

محسن انسانیتؐ ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ وہ تو جب طاقت میں آئے تو اپنے دشمنوں کو معاف کرانے کے لئے بہانے ڈھونڈنے لگے۔ فتح مکہ کے دن اپنے جانی دشمن کے گھر کو دارالامن قرار دیا۔ آپ ﷺ نے نہتے پر کبھی وار نہیں کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ جو اسلام سے پہلے اپنے رعب اور ہیبت کے لئے مشہور تھے۔ اسلام لانے کے بعد وہ موم کی طرح پگھل گئے یہاں تک کہ خلیفہ بننے کے بعد حتی الوسع کوشش کی کہ لڑائیوں میں حصہ نہ لیں حضرت علیؓ جو بہادری کی وجہ سے شیر خدا کہلائے ان پر لڑائی میں کبھی بھی ذاتی مفاد سوار نہ ہوئے۔ بلکہ ہمیشہ اپنے رب کی خوشنودی کے لئے تلوار اٹھائی۔ اور یہی وہ بہترین اصول ہیں کہ اسلام پیش دستی کا درس نہیں دیتا۔ حسین شہید ہوتا ہے لیکن موت یزید کو نصیب ہوتی ہے اور شہدائے کربلا ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اسلام میں فساد پھیلانے کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد ربانی ہے۔

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار یہی فساد پھیلانے والے ہیں''

اسلام میں طاقت کی توازن کو برقرار رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ آج دنیا میں طاقت کا سرچشمہ ایک ملک بنا ہوا ہے تو ساری دنیا میں فساد برپا ہے اور امن و سکون غارت ہو گیا ہے۔ طاقتور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں دنیا بھر میں من مانیاں کرتا پھر رہا ہے۔ لیکن ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس طاقتور کے سامنے کھڑے ہونے کی کسی میں ہمت نہیں ہے۔ اور جو کوئی سر اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو ان کا سر بیدردی سے کچلا جاتا ہے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

دہشت گردی اور حریت پسندی کے مفہوم کو آج کل اتنا گڈمڈ کیا گیا ہے کہ دنیا بھر میں کسی کو یہ پتہ نہیں چلتا ہے دہشت پھیلانے والے کون ہیں اور آزادی کی جنگ کے لئے ہتھیار کس نے اٹھائے ہیں۔ میڈیا اور خفیہ ایجنسیاں جس پر دہشت گرد کا لیبل لگا لیں وہ پھر دنیا کے امن کے لئے خطرہ ہے اور جس کو امن کا تاج پہنایا ان کے دانت پھر اسرائیل کی طرح خون سے آلودہ کیوں نہ ہو وہ ساری دنیا کے لئے امن کی نشانی ہے۔

ہمیں آج پتہ نہیں کہ سری لنکن تامل تامل کی حیثیت کیا ہیں کیونکہ ان کے خلاف دہشت گردی کا پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ فلسطینی دہشت گرد ہیں کسی وقت میں

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ہندوستانی سکھ بڑے خطرناک دہشت گرد تھے۔لیکن اب ان کی فطرت بدل گئی اور وہ پھر محبِ وطن بن گئے۔ ہندوستانی میڈیا نے سکھوں کو اتنی کوریج دے دی کہ ساری دنیا کو ایسے لگنے لگا کہ ہندوستان کے اصل باشندے سکھ ہی ہیں۔

روس اور امریکہ نے ایک دوسرے کو نیچا رکھنے کے لئے انسانی سروں پر مقابلہ کیا۔کبھی ویت نام کی زمین پر شطرنج کی بساط بچھائی تو کبھی افغانستان کے لاکھوں افغانوں کو ہلاک کرکے سپر پاور بننے کی کوشش کی۔ لاکھوں سروں پر خونی کھیل کھیلنے کے بعد یہ بڑے بڑے مما لک اپنی گھر کی لونڈی "اقوام متحدہ" کو"امن امن" کا کھیل کھیلنے کے لئے بیچ میں لا ڈالتی ہے لیکن جب ان بڑے مما لک کی مرضی نہ ہو یہ لونڈی پچاس ساٹھ سال میں مسئلہ کشمیر حل نہیں کر سکتی 30،35 سال سے آگ میں سلگتا افغانستان بھی جلتا رہے گا اور اب تو اس کی تپش سے ہمارے صوبہ سرحد میں آگ بھڑک اٹھی ہے پتہ نہیں یہ آگ کب تک جلتی اور انسانوں کو جلاتی رہے گی۔ جب تک ان بڑے طاقتوں کے مفاد ادھر موجود ہوں گے اس طرح دہشت گرد جنم لیتے رہیں گے۔ یہ طاقتیں اسی طرح قاتل اور مسیحا دونوں کی روپ میں زخم دل دیتے بھی رہیں گے۔اور زخم دل پر مرہم پٹی بھی لگاتے رہیں گے۔اور اگر کوئی ان سے پوچھے گا کہ کیوں یہ زخم دل دے ہے تو تو یہ کہیں گے کہ ہم تو اصلاح کے لئے اٹھے ہیں تم ہماری راہ میں رکاوٹ ڈال رہے ہو تم ہی دہشت گرد ہو۔

عوام مریں گے ہجرتیں ہوتی رہے گی۔خاندان لٹتے رہیں گے۔اور امن و دہشت کا یہ بھیانک کھیل جاری رہے گا اس کی ذمہ داری اگر ایک طرف ان بڑی طاقتوں پر ہیں تو دوسری طرف ہم پر ہیں۔کہ ہم نے اب تک دشمن کو نہیں پہچانا ہم ہمیشہ دوسروں کی آگ میں کودتے ہیں۔اور اندھیروں میں تلوار چلانے کے عادی ہیں ہم ادھر فلسطین کے لئے اپنی اسمبلیوں میں قرارداد مذمت پیش کرتے ہیں لیکن عرب لیگ کا ہنگامی اجلاس نہیں بلایا جاتا۔کہ ہم پر ڈرون حملے کیوں ہورہے ہیں ہم ساری مسلم امہ کا درد اپنے دل میں لیے بیٹھے ہیں لیکن کسی O-I-C کے اجلاس میں ہمارے دکھوں کے مداوے کی بات نہ ہوسکی۔ ہمارے کاندھے پر ہمیشہ غیروں نے بندوق رکھ کر چلائی اور دوسرا فریق بندوق والے کو نہیں ہمیں دہشت گرد قرار دیتا ہے۔روس نے افغانستان پر چڑھائی کی تب بھی ہم دہشت گرد تھے اب امریکہ اور چین یہاں اپنی مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں تب بھی یہ غریب اور لٹے پھٹے افغان دہشت گرد ہیں۔سرمایہ داروں نے تو اپنی خونیں پنجے غریب دنیا کی جسم پر گاڑھی ہیں اور آخری قطرہ کون تک چوس رہے ہیں اور یہ بے حس و حرکت جسم انہیں دہشت گرد نظر آرہا ہے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جب تک ہم اپنی زخموں کا مداوا خود نہیں کریں گے ہم اپنے آپ کو نہیں پہچانیں گے۔ اپنے دشمن کو نہیں پہچانیں گے۔ اپنی نفع اور نقصان کا خبر ہمیں نہیں رہے گا تو ہمارے سروں کے اوپر شطرنج کی یہ لباس بھی جمی گی ہمارے کاندھوں پر بندوق رکھ کر بی چلائی جائے گی اور الٹے ہم ہی دہشت گرد ٹھہرے گئے۔

پاکستانی نوجوان طلبہ اور موجودہ حالات

نوجوان نسل ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے ملک پر جب بھی کھٹن اور مشکل وقت آتا ہے تو سب سے زیادہ قربانی یہی نوجوان طبقہ دیتا ہے ملک حالت جنگ میں ہو یا ملک کے اندر کسی شورش نے سر اٹھایا ہو ملک کو کسی قدرتی آفت کا سامنا ہو یا کوئی اور مسئلہ وطن کو درپیش ہو۔ ہمارے وطن کے طلبہ اور نوجوان ہر محاذ پر ہراول دستے کا کردار ادا کرتے ہیں اور ہر مشکل کام کے مقابلے میں سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔ بقول اقبال!

یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسمان
ہمت ہو پرکشا تو حقیقت میں کچھ نہیں

اگر ہم تاریخ کو ٹٹولیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تحریک پاکستان میں نوجوان طلبہ نے گاندھی اور ابوالکلام کی رریل روکی۔ اور قائداعظم کی بگھی کھینچی۔ قاعداعظم کے ساتھ ان نوجوان طلبہ نے دن رات ایک کر کے کام کیا اور ان کا صرف ایک ہی نعرہ تھا۔

لے کے رہیں گے پاکستان
بن کے رہے گا پاکستان

ان نوجوانوں کا غیر متزلزل حوصلہ تھا کہ ان سے جو ٹکرایا وہ پاش پاش ہوا اور آخر میں سب کو اس آہنی قوت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے اور دنیا کے نقشے پر پاکستان ابھرا۔ ملک تو حاصل ہوا لیکن ملک حاصل کرنے سے مشکل کام اس کو چلانا اور اس کی حفاظت کرنا ہے۔ کہاوت مشہور ہے کہ گھر بنانا تو آسان ہے لیکن آگ جلانا ''ہانڈی پکانا'' مشکل ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ملک میں کئی مسائل نے سر اٹھایا۔ جیسے اسلامی نظام کا مسئلہ تحریک ختم نبوت کا مسئلہ، ملک پر آمروں کا قبضہ، لیکن طلبا نے ہر مسئلہ میں مثبت کردار ادا کیا اور آمروں وڈکیٹڑ وں سے کہا کہ یہ ملک اسلام اور جمہوریت کے نام پر بنا ہے ادھر مطلق العنانوں کا کوئی کام نہیں۔

ہمارا ملک جغرافیائی لحاظ سے ایسی جگہ واقع ہے کہ اس کے بہت سارے علاقے ''دیسمیک زون'' ہیں یعنی ادھر زلزلے آتے ہیں۔ لہٰذا کوئٹہ، بالاکوٹ، اور شمالی علاقات میں کئی بار شدید زلزلے آئے ہیں خصوصاً

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

2005 کا زلزلہ تو انتہائی شدید نوعیت کا تھا جن میں لاکھوں افراد بے گھر اور ہزاروں موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔ ان کٹھن مراحل میں سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء آگے بڑھے زخمیوں کی تیمارداری کی۔ بے گھروں کو بسانے کا انتظام کیا۔ اور جولی پھیلا کر ان متاثرین کے لئے چندہ اکٹھا کیا۔

اسی طرح ملک کے میدانی علاقوں میں جب کبھی بھی سیلاب سے لوگ متاثر ہوئے تو یہی طلبہ ان متاثرین کی بحالی میں سب سے آگے تھے۔

پاکستان پر کئی بار براہ راست جنگ مسلط ہوئی یا وہ بالواسطہ کسی کے پرائے کے آگ میں جلتا رہا۔ سنہ ۴۸، ۶۵، ۷۱ء اور کارگل کا محاذ ہمارے پڑوسی ملک بھارت کی وجہ سے سجا، اور ہماری نوجوان نسل ہماری فوج کے شانہ بشانہ رہے۔ غرض پاکستان نوجوانوں نے ہر محاذ پر اور ہر مشکل گھڑی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ آج بھی ہمارا ملک ایک نازک دور سے گزر رہا ہے ملک کے اندر کئی شورشوں نے سر اٹھایا ہے کہیں لسانی جھگڑے ہو رہے ہیں، تو کہیں صوبائی خودمختاری کا نعرہ بلند ہو رہا ہے کہیں علیحدگی پسند حکومتی رٹ کو چیلنج کر رہے ہیں تو کہیں مذہب کی آڑ لے کر ہمارے دشمن ہمارے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ ایسے میں قوم کی نظریں نوجوان نسل کی طرف ہی لگی ہے کہ یہ ملک کا ہراول دستہ ہمیشہ کی طرح پھر آگے بڑھ کر اپنا کردار ادا کریں گے۔ اور اس طرح ہی ہو رہا ہے۔ ان نوجوان طلبہ کو بیک وقت دو کام کرنے پڑ رہے ہیں۔ ایک تو ان کے سامنے ان کی پڑھائی کا چیلنج درپیش ہے اور دوسری طرف ان کو ملک کو مسائل کے بھنور سے نکالنا ہے۔

ہمارے نوجوان تحریر و تقریر عملی جدوجہد اور قربانی سے کام لے رہے ہیں۔ اور ملک اندر ان ملک دشمن عناصر کا مقابلہ کر رہے ہیں یہ نوجوان باقاعدہ سٹڈی سرکل کے ذریعے ان حالات کے متعلق شعور و آگہی پھیلا رہے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی حالات کی نزاکت سمجھا رہے ہیں۔

اب بھی ملک میں کوئی ایمرجنسی صورتحال آتی ہے تو حکومتی اقدامات کے ساتھ ساتھ یہ نوجوان طبقہ اپنی خدمات اس طرح پیش کرتا ہے جس طرح کا کردار انہوں نے آزادی سے پہلے یا بعد میں ادا کیا تھا۔

یہ نوجوان سکاؤٹس کی شکل میں، گرل گائیڈ کی شکل میں ابتدائی طبی امداد کے تربیت یافتہ نوجوان کی شکل یا سٹوڈنٹس فیڈریشن کی شکل ہر مشکل گھڑی میں ملک کو درپیش مسائل کا حل نکالنے میں حکومت وقت کی مدد کر رہے ہیں۔

قدرتی آفات میں گھرے متاثرین ہو جنگ زدہ علاقے کے بے گھر اور زخمی لوگ ہو۔ یا وبا کی لپیٹ میں آئے ہوئے لوگ ہو یہ نوجوان طلبہ ان کی بحالی کے لئے تن، من اور دھن کی بازی لگاتے ہیں خون کا عطیہ

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

دیتے ہیں چندہ اکھٹا کرتے ہیں رضا کارانہ خدمت کرتے ہیں۔ اور وقت آنے پر جان کا نذرانہ بھی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال

کچھ اس میں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے
اقبال بھی اقبا ل سے آگاہ نہیں ہے

اُردو شعروادب میں میؔر، غالبؔ، اور اقبال کا مقام سب سے بلند ہے۔ غالبؔ اور اقبال کا مقام سب سے بلند ہے۔ غالبؔ مرحوم کے بعد اقبال نے اُردو شاعری میں ایک نئی روح پھونک دی اور اُس کا کلام ہندوستان کے علاوہ ساری دنیا میں پسند کیا جانے لگا۔ یہاں تک کہ اُن کی شاعری روم، ایران اور انگلستان میں پڑھی جانے لگی۔ اقبال کو ابتداء ہی سے مولوی سید میر حسن جیسا استاد مل گیا جو کہ فارسی اور عربی کے ماہر تھے، لہٰذا علم وادب سے محبت اور استادِ شفیق کا ساتھ سونے پر سہاگہ ہو گیا۔

اقبال اسکول کے طالب علم تھے کہ وہ شعروشاعری میں دلچسپی لینے لگے اور کلام موزوں اُن کے منہ سے نکلنے لگا۔ اُن دنوں ہندوستان میں نواب مرزا خان داغؔ کا اُردو شاعری کے حوالے سے شہرہ تھا۔ شاعر بذریعہ ڈاک اُن سے اصلاح لیتے تھے۔ اقبال نے بھی چند غزلیں اصلاح کے لئے بھیجیں اور شاعری کے لئے ایک بڑے اُستاد سے نسبت پیدا ہوئی جو کہ زبان کی خوبیوں کے لئے مشہور تھے۔

اقبال نے جب سیالکوٹ کے کالج سے ایف۔ اے کیا تو بی۔ اے کے لئے اُن کو لاہور آنا پڑا۔ اُن کو فلسفہ کی علم جاننے کا شوق تھا اور اُن کو پروفیسر آرنلڈ جیسے شفیق استاد مل گئے۔ اقبال کی خوش قسمتی تھی کہ اُن کے علمی سفر میں اُن کو اچھے اچھے اُستاد اور عالم فاضل ہستیوں سے واسطہ پڑا۔

اقبال کی شاعری:

اقبال کا ابتدائی کالم بیسویں صدی کے آغاز سے شروع ہوتا ہے۔ ''مخزن'' میں اُن کا پہلا نظم چھپا اور وہ مختلف مجالس اور مشاعروں میں شرکت کرنے لگے۔

اس کے بعد وہ یورپ چلے گئے اور 1905ء سے 1908ء تک کا دور اُن کا شاعری کا دوسرا اور شروع ہوا۔ اس عرصے میں اُس نے کم لکھا لیکن اس میں یورپ کے مشاہدات کا ایک خاص رنگ جھلکتا ہے۔

اقبال کی شاعری کا تیسرا دور 1908ء سے شروع ہوا جو ولایت سے واپسی کا دور تھا۔ اس عرصے میں

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اُس نے اُردو نظمیں اور فارسی کلام قلمبند کیا۔

اقبال کی شاعری کے موضوعات:

اقبال ابتدائی دور میں چونکہ داغ کے زیرِ اثر رہے، لہٰذا اُن کی شاعری پر روایتی اثر رہا۔ وہی عشق و عاشی اور گل و بلبل کے ترانے، اس کے ساتھ ساتھ اس دور میں اُن پر ہندی قومیت اور وطنیت کا اثر غالب تھا۔ نیا شوالہ ترانہ ہندی، سوامی رام تیرتھ اور ہمالہ اس دور کا کلام ہے۔

اے ہمالہ اے فصیل کشور ہندوستان
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسمان
برف نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کلاہِ مہر عالمتاب پر

یورپ میں قیام کے دوران آپ نے وہاں کا مشاہدہ کیا۔ قومیت اور رنگ و نسل کے فلسفہ کے مقابلے وہ ملت اور مسلم قومیت کا تصور اُجاگر کرنے لگے۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ

ملکی قومیت کے بارے میں اقبال نے واضح کیا کہ اس سے مخلوقِ خدا تقسیم ہوتی ہے اور دینِ اسلام کی جڑیں کٹتی ہیں۔ اقبال سے پہلے شعراء عمل سے منہ موڑنے والے فلسفے پر عمل پیرا تھے جبکہ اقبال نے اپنے کلام عمل اور جدوجہد کا سبق دیا۔

بڑھے جا یہ کوہ گراں توڑ کے طلسمِ زماں و مکاں توڑ کے

اقبال کی شاعری زیادہ تر نوجوان نسل کے لئے ہیں کیونکہ اُن کو پتہ تھا کہ نوجوان نسل ہی کسی قوم کے امیدوں کا مرکز ہوتی ہے۔ اقبال کو بھی نوجوان نسل سے بہت اُمیدیں وابستہ تھیں۔ اقبال کہتا ہے کہ اگر ان نوجوانوں کی بہتر رہنمائی ہو سکے تو ان سے ہم بہتر نتائج کی توقع رکھ سکتے ہیں۔

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اُن کو اپنی منزل آسمانوں میں

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اقبال کا تصور خودی:

اقبال کی شاعری میں اُن کا آفاق گیر تصور فلسفہ خودی کا ہے۔ اقبال نے خودی کے ذریعے مسلمانوں کو خود شناسی، رب شناسی اور دنیا شناسی کا پیغام دیا۔ اقبال نے اس فلسفے کے تحت مسلمانوں کو پیغام دیا کہ اطاعت الٰہی اور ضبط نفس سے کام لو تو خداوند تعالیٰ تم کو اپنے نائب کا درجہ دے گا۔

خودی ہو زندہ تو دریائے بے کراں پایاب
خودی ہو زندہ تو کہسار پرنیان و حریر

اقبال کا مرد مؤمن:

اقبال کہتا ہے کہ مسلمان جب اپنی ذات، کائنات اور رب سے آگاہ ہوتا ہے اور اپنے فرائض اور حقوق سے آشنا ہو جاتا ہے، اُس کے ہر کام میں رب کائنات کی رضا و منشا کو دخل ہو تو خداوندی تعالیٰ ایسے شخص کو کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مؤمن کا ہاتھ
غالب و کار آفرین کار کشا و کارساز

اقبال کہتا ہے کہ توکل اور فقر و غنا اپنانے والے لوگ مردِ مؤمن ہیں۔

اقبال کا تصور تعلیم:

اقبال کا پیغام عمل کا پیغام ہے۔ جدوجہد نئے اُفق کی تلاش، حرکت اور عمل اقبال کے تصور تعلیم کے اہم جز ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ بہتر تعلیم و تربیت ہی انسان کو کچھ بننے میں مدد دے سکتی ہے۔ غلط رہنمائی نوجوان نسل کی تباہی کا سبب ہے۔

وہ شاہین بچہ کہ پلا ہو کرگسوں میں
اُسے کیا پتہ کہ کیا ہے راہ و رسم شاہبازی

غرض اقبال کے متعلق ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ اُردو میں ایسی کوئی کتاب اشعار کی نہیں اور نہ ہی ایسا کوئی شاعر ہے جن کے ہاں خیالات کی یہ فراوانی ہو اور اُس نے اپنے کلام میں اس قدر مطالب و معانی یکجا کیئے ہوں اقبال کے ہاں بہت کچھ ہیں صرف اِس کو پڑھنے والی آنکھ اور سمجھنے والے دماغ کی ضرورت ہے۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ٹیلی وژن کے فوائد اور نقصانات

صدیوں پہلے جب بادشاہوں کے پاس تفریح طبع کا سامان میسر نہ تھا تو وہ اپنے دربار میں داستان گو درباری رکھتے تھے جو داستان سنانے کے ماہر ہوتے تھے اور بادشاہ الجھون وغیرہ کھا کر ان داستان گو کو اپنے سامنے بٹھاتیاور سارا سارا دن اُن کو داستان سناتے رہتے۔ پھر ہماری یہ دنیا ارتقائی عمل سے گزرتی رہی اور سائنسی ایجادات نے ہر چیز کی کایا پلٹ دی۔

اڑن کٹولے کی جگہ جہاز نے لی، چراغ اور انگوٹھی کی جگہ کمپیوٹر "Mouse" نے لی، دیو ہیکل دیووں کی جگہ کرینوں اور بلند دزروں نے لی اور تفریح طبع کے لئے ٹی، وی منظر عام پر آیا لیکن کہتے ہیں کہ ہر چیز کے استعمال کا اپنا وقت ہوتا ہے۔ اُسی مناسب اور مقررہ وقت کے دوران ہی ہر چیز سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

ٹیلی وژن اگر ایک طرف تفریح طبع کا سامان فراہم کرتا ہے تو دوسری طرف اس سے ہم کو معلومات کا بڑا ذخیرہ ملتا ہے اور ذکر عیش نصف عیش کے مصداق ہم اس کے ذریعے دیس دیس کی سیر اور کہانیوں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

خبروں کے ذریعے ہم دنیا بھر کے حالات سے واقف ہو جاتے ہیں کہ دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ دنیا کس طرف جا رہی ہے، کون مصیبت کی گھڑی میں، کون مدد کا مستحق ہے، کونسا ملک حالتِ جنگ میں ہے، امن کے لئے کون برسرپیکار ہے سیاست عالمی کے کیا انداز ہیں اور عالمی سیاست کا اونٹ کس کروٹ بیٹھ رہا ہے، علاقی معیشت روبہ زوال ہے یا عروج کی سیڑھیاں چڑھ رہا ہے۔ مختلف شہروں کے اسٹاک ایکسچینج میں مندی ہے یا تیزی کا رجحان ہے۔

ٹیلی وژن میں زیادہ تر پروگرام تفریح طبع کے لئے ہوتے ہیں جن سے ہر عمر کے افراد لطف اندوز ہوتے ہیں۔ نوجوانوں سے لیکر بوڑھوں تک اور بچوں سے لیکر بڑی عمر کی خواتین تک ٹیلی وژن میں اپنی پسند کے پروگرام دیکھتے ہیں۔

ٹیلی وژن پر نوجوانوں کے لئے مختلف پروگرام، سٹیج شوز، معلوماتی پروگرام پیش کئے جاتے ہیں جن سے معلومات میں اضافہ کے ساتھ اور بھی کئی استفادے حاصل کئے جاتے ہیں۔

ٹیلی وژن ڈرامے ناظرین کے لئے انتہائی دلچسپی کے حامل ہوتے ہیں اِن میں گھریلو مسائل کے علاوہ سیاسی، معاشی اور معاشرتی پہلو اُجاگر کئے جاتے ہیں۔ سوپ ڈرامہ خاتون خانہ کے لئے دلچسپی کا باعث

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ہے۔اس کے علاوہ ٹیلی وژن پر فیچر فلمیں مختلف دستاویزی فلمیں، ادبی پروگرام، سیاسی مجالس، مذہبی پروگرام پیش ہوتے ہیں جو لوگ شوق سے دیکھتے ہیں۔

ٹیلی وژن پر کھیلوں پر مشتمل پروگرام، مختلف ورزشیں، یوگا اور ایتھلیٹکس کے مقابلے پیش ہوتے ہیں جو کہ کھلاڑیوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔

ٹیلی وژن پر فلم، سٹیج اور ٹی، وی کے بڑے بڑے اداکاروں کے علاوہ سیاسی لیڈروں، مذہبی لیڈروں اور سوشل ورکروں کی انٹرویوز نشر ہوتے ہیں جن کی بدولت ہم اُن کے پسند و ناپسند اور اُن کے نظریات سے واقف ہوتے ہیں۔

ٹیلی وژن پر ماہی پروری، گلہ بانی، مرغبانی اور دیگر منافع بخش کاروباروں کے حوالے سے پروگرام پیش ہوتے ہیں جن سے استفادہ کر کے ہم یہ کاروبار شروع کر کے اپنی زندگی میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔

ٹیلی وژن پر صحت سے متعلق، باورچی خانے سے متعلق، بچوں کی نگہداشت سے متعلق پروگرام پیش ہوتے ہیں جن سے ہم استفادہ کرتے ہیں۔

کاروبار سے متعلق پروگرام، نفسیاتی مسائل، قانونی مشورے، زراعت اور کسان کے مسائل، نصابی کتب کی پڑھائی بھی ٹیلی وژن پر ہوتی ہے۔

ٹیلی وژن پر مختلف ممالک سے متعلق دستاویزی پروگرام بھی دکھائے جاتے ہیں جن سے ناظرین ان ممالک کے بارے میں جان جاتے ہیں۔ دنیا ہر میدان میں آگے بڑھ رہی ہے لہٰذا ٹیلی وژن پر بھی کئی چینلز سامنے آرہے ہیں جو کہ مخصوص شعبوں سے متعلق پروگرام پیش کرتے ہیں مثلاً کھیلوں چینل الگ ہے، تفریح کے لئے الگ چینل ہوتا ہے، خبروں کے لئے الگ چینل لانچ ہوئے ہیں، کاروباری دنیا کی خبریں الگ چینل سے پیش ہوتے ہیں جن سے یہ آسانی پیدا ہوئی ہے کہ ہر شعبے سے متعلق لوگ وہی چینل دیکھتا ہے۔

دنیا میں ہر چیز کا مثبت پہلو ہونے کے ساتھ ساتھ منفی پہلو بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا ٹی وی کے غلط استعمال سے بھی کچھ منفی پہلو سامنے آتے ہیں۔

ٹی، وی کو مخصوص وقت میں ہی دیکھنا مناسب ہوتا ہے۔ ٹیلی وژن اس طرح دیکھنا کہ وہ دیگر معمولات پر اثر انداز ہوتا ہوں نقصان دہ ہے۔ خاص کر ٹیلی کے سوپ ڈرامے سارا سارا دن ٹی وی پر چلتے ہیں اور کاتون خانہ سب کچھ چھوڑ کر ٹی وی پر یہ ڈرامے دیکھتی ہے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

نوجوان اور بچے کھیلوں کے مختلف مقابلے شوق سے دیکھتے ہیں اور جن کی وجہ سے اُن کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے۔ ٹیلی وژن کے سامنے دیر تک بیٹھنے سے بصارت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ مخرب الاخلاق پروگرام، جرائم پرمبنی ڈرامے نوجوانوں کے بے راہ روی کا سبب بن رہے ہیں۔

ٹیلی وژن پر ڈراموں کے دوران Uper Class کو High light کیا جاتا ہے جو کہ معاشرے کے نچلیے طبقے میں احساس کمتری کا باعث بن رہی ہے۔ لہٰذا ہر چیز میں میانہ روی اور Cheak and Balance ہونا چاہیئے۔

درآمدات

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے، لہٰذا صنعتی طور پر ہم اتنے آگے نہیں ہیں جتنی کہ ایک ملک کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا خام مال ہونے کے باوجود ہم بہت ساری اشیاء صنعتیں نہ ہونے کی وجہ سے درآمد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ معدنیات تو ہمارے ہاں موجود ہیں لیکن ان کو نکالنا اور سائنسی طریقے سے اُس کی صفائی اور استعمال کا طریقہ کار اور مشینری نہ ہونے کی وجہ سے بھی ہم ان معدنیات کے لئے دوسرے ممالک کے دست نگر ہیں۔

ہمارا بہت سارا زرمبادلہ جنگی ساز و سامان اور اسلحہ خریدنے پر خرچ ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمارے برآمدات میں جنگی طیارے، آبدوزیں، ہیلی کاپٹرز، ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اور مختلف قسم کا اسلحہ شامل ہے۔ یہ اسلحہ امریکہ، فرانس روس اور دیگر یورپی ممالک سے درآمد ہوتا ہے۔ پاکستان میں آئل ریفائمنری اور تیل کے ذخائر کی کمی کی وجہ سے ہم تیل اور تیل سے بننے والے مصنوعات درآمد کرتے ہیں۔ ہم یہ تیل عرب ممالک، امریکہ اور یورپین کمپنیوں سے درآمد کرتے ہیں۔ الیکٹرانک مصنوعات، کمپیوٹر، اے۔سی، فریج، ٹی۔وی، اوون، موبائل فون، استریاں، ڈسٹ کلینز، کیمرے اور گھڑیاں بھی ہم یورپی ممالک اور امریکہ سے درآمد کرتے ہیں۔

بڑی بڑی گاڑیوں سے لیکر چھوٹے موٹر کار تک اور موٹر سائیکل سے لیکر سپورٹس بائیک "سائیکل" تک ہم جاپان، کوریا، امریکہ اور یورپی ممالک سے درآمد کر کے استعمال کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ پہاڑوں کی کٹائی اور سڑکیں بنانے کے لئے ہیوی مشینری بھی ہم جاپان، امریکہ اور یورپ سے منگواتے ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں میں استعمال ہونے والی بڑی مشینری مثلاً ایکسرے مشین، خوردبین، دل کی امراض کی شناخت کرنے والی مشینیں، گردوں کی صفائی کرنے اور پتھری توڑنے والی مشنیں ڈینٹری میں

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

استعمال ہونے والی مشینری'' آپٹامالوجی'' آنکھوں کی امراض میں استعمال ہونے والی مشینیں ہم باہر کے ممالک سے درآمد کرتے ہیں۔

بچوں کے خوراک کی طور پر استعمال ہونے والا خشک دودھ، خوردنی تیل، جان بچانے والی مختلف ادویات وغیرہ ہمیں باہر کے ممالک سے خریدنے پڑتے ہیں۔ بڑی بڑی صنعتوں میں استعمال ہونے والی مشینری، گاڑیوں کے سپیئر پارٹس، انجن وغیرہ بھی ہم باہر کے ممالک سے منگواتے ہیں۔ ہمارا ملک زرعی ملک ہونے کے باوجود ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے اکثر اوقات خوردنی اجناس کی بھی قلت پڑ جاتی ہے اور ہم کو پھر گندم، چینی وغیرہ باہر کے ممالک سے منگواتے پڑتے ہیں اور اس سے ہم اپنے ضروریات پورے کرتے ہیں۔

کاسمیٹکس، جوتے اور کپڑا بھی ہم فرانس، اٹلی، جاپان اور تائیوان سے بالترتیب درآمدات کرتے ہیں۔ ہوزری اور آسٹریلین ڈول ہم آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے درآمد کرتے ہیں جبکہ چائینہ سے بھی جیکٹ، سویٹرز اور جوتے درآمد ہوتے ہیں۔

بچوں کے کھلونے، ویڈیو گیمز، کیلکولیٹرز، الیکٹرانکس ڈکشنریاں بھی ہم باہر کے مملاک سے منگواتے ہیں۔ پاکستان میں خام مال کی کمی نہیں لیکن ماہر انجینئرز اور کارخانوں کی کمی کی وجہ سے ہم کو بہت ساری اشیاء درآمد کرنی پڑتی ہیں۔ حکومت اگر انڈسٹریاں لگائے اور انجینئر اور دوسرے ماہرین کے لئے مراعات کا اعلان کریں تو یہاں بھی اعلیٰ معیار کا سامان تیار ہوسکتا ہے۔ پاکستان میں اگر تیل تلاش کیا جائے اور آئل ریفائنری قائم کئے جائے تو تیل کی ضرورت بڑی حد تک پوری ہوسکتی ہے۔

چترال کی پہاڑیوں میں اعلیٰ قسم کا لوہا پڑا ہوا ہے اس کو استعمال میں لاکر ہم اپنی ضرورریات میں لاسکتے ہیں۔

کارخانوں کو ٹیکس میں چھوٹ دینے سے، لوڈ شیڈنگ ختم کرنے اور امن وامان کی صورتحال بہتر بنا کر ہم پاکستان کو سرمایہ کاری کا جنت بنتے دیکھ سکتے ہیں۔ سرمایہ کار موافق حالات دیکھ کر یہاں سرمایہ لگا سکتے ہیں کیونکہ یہاں بہت زیادہ مواقع ہیں سرمایہ کاری کے۔ بقول اقبال!

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

میرے پسندیدہ شاعر اکبر الہ آبادی

نشانِ شوکت و گاندی کجا بود
کہ اکبر صرف کشف ماجرا بود

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اکبر الہ آبادی کا اصل نام سید اکبر حسین تھا جبکہ والد کا نام سید تفضل حسین تھا۔ آپ 1261ء میں الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ 1856ء میں اکبر کو الہ آباد مشن اسکول میں داخل کرا دیا گیا۔ اس کے بعد 1857ء میں اُن کا تعلیمی سلسلہ غدر کی نظر ہوا۔ اس کے اکبر نے کچھ مدت تک مولوی محمد فاروق چڑیا کوٹی کے درس میں شرکت کی اور بعد ازاں تمام عمر ذاتی مطالعے میں منہمک رہے۔

اکبر پیشہ کے اعتبار سے جج تھے۔ بطور جج نہایت انصاف پسند اور ماہر قانون تھے۔ ان کے بعض عدالتی فیصلے بڑے مشہور ہے۔

اکبر کی شاعری:

اُردو ادب میں اکبر کو مزاحیہ شاعر کہا جاتا ہے لیکن ان کی طنزیہ شاعری بھی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے ساتھ اُنہوں نے سنجیدہ کلام بھی قلمبند کیا ہے۔ اُردو ادب میں اکبر الہ آبادی پہلے شاعر تھے جنہوں نے طنز و مزاح کو شعوری طور پر کسی مقصد کے لئے استعمال کیا۔ اس کی شاعری میں خالص ظرافت بھی موجود ہے جو طنز سے بے نیاز ہے۔

باہم شب وصال غلط فہمیاں ہوئیں
مجھ کو پری کا شبہ ہوا ان کو بھوت کا

یا

اس قدر تھا کھٹملوں کا چارپائی میں ہجوم
وصل کا دل سے مرے ارماں رخصت ہو گیا

اکبر کا طنز:

اکبر کے ہاں زیادہ تر ہجویہ اور طنزیہ اشعار ہی ملتے ہیں۔ ان کا طنز زیادہ تر انگریز، سر احمد خان اور گاندھی پر ہے۔ اکبر مشرقی تہذیب کے دلدادہ تھے اور یورپی تہذیب کے مخالف اس لئے اُن کے اشعار میں انہوں نے جابجا انگریزی تہذیب ثقافت پر تنقید کے تیر برسائے ہیں۔

انگریزہ تعلیم پر تنقید:

اکبر مشرقی تعلیم کے حامی تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ مغربی تعلیم کے ساتھ ہمارے نوجوانوں سے روحانیات اور اخلاقیات کا خاتمہ ہوا۔ ایک جگہ کہتے ہیں:

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

چھوڑ لٹریچر کو اپنی ہسٹری کو بھول جا
شیخ و مسجد سے تعلق ترک کر اسکول جا
چار دن کی زندگانی کوفت سے کیا فائدہ
کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا

اکبر انگریزی نظامِ تعلیم سے بھی شاکی تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ اس تعلیم سے صرف کلرکوں کی پیداوار بڑھ سکتی ہے۔ اکبر لڑکیوں کے جدید تعلیم کے بھی سخت مخالف تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس سے اُن میں بے پردگی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

حامدہ نہ چمکی تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمع انجمن پہلے چراغ خانہ تھی
اُس کی بیوی نے فقط اسکول ہی کی بات کی
یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے روٹی رات کی

انگریزی ثقافت پر طنز:

اکبر الہ آبادی کے زیادہ تر اشعار انگریزی ثقافت کے ہجو میں لکھے گئے ہیں اور اپنے اشعار میں انھوں نے انگریزی ثقافت کی خوب خبر لی ہے۔

لیلا نے سایہ پہنا ، مجنوں نے کوٹ پہنا
رو کے جو میں نے بولے بس بس خاموش رہنا
پائے در پتلوں و دل در پشواز
چند روز باہمی حالت بساز

اکبر سے ساں انگریز کے بعد سر سید احمد خان اور اُن کی تحریک پر شدید تنقید کی گئی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ انگریز سے مزاحمت کرنے والے بھی اس ملک کے دشمن ہیں۔ انگریزوں نے ہندوستان پر دوسو سال تک حکمرانی کی۔ اس دوران مسلمانوں سے حکومت چھین گئی۔ خوشحالی رخصت ہوئی اور مسلمانوں میں خوداعتمادی کا مادہ ختم ہوا۔ لہٰذا اکبر کی مخالفت بجا تھی۔ اکبر سر سید تحریک اور ان کے کالج اور یونیورسٹی کے سخت مخالف تھے۔

ابتداء کی جناب سید نے
جن کی کالج کا اتنا نام ہوا

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

انتہا یونیورسٹی پہ ہوئی
قوم کا کام اب تمام ہوا

گاندھی اور ان کے تحریک پر طنز:

گاندھی نے انگریز کے خلاف تحریک عدم تشدد شروع کی تھی جبکہ اکبر اس کے مخالف تھے۔وہ سمجھتے تھے کہ عدم تشدد وشدد انگریز قوم کا سیلاب نہیں روک سکتی۔

مشین غرب کو گاندھی کا چرخا کھو نہیں سکتا
بنے وہ سحر یہ موسیٰ کا ڈنڈا ہو نہیں سکتا

اکبر کی عشقیہ شاعری:

اکبر نے طنز ومزاح کے علاوہ خالص عشقیہ شاعری بھی کی ہے۔

زندگانی کا مزا ، دل کا سہارا نہ رہا
ہم کسی کے نہ رہے کوئی ہمارا نہ رہا

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اکبر الہ آبادی کے افکار پر اگر ہم اب بھی سوچیں تو ہمارے قومی امراض اب بھی وہی ہے جو انگریز قوم کی آمد کے ساتھ ہم میں پیدا ہوئے تھے۔ہم آج بھی مغرب کی اندھی تقلید کر رہے ہیں اور اپنے اقدار بھلا چکے ہیں۔

اکبر پر بڑا الزام یہ ہے کہ اُس نے اپنی شاعری میں مغرب کا خاکہ اُڑایا ہے اور اُن نئی ایجادات کی مخالفت کی ہے جو انگریز کے آنے سے یہاں آئے ہیں لیکن یہ درست نہیں ہے وہ ایجاد کے نہیں انگریز کے غاصبانہ قبضے کے مخالف تھے اور کیا انگریز کے نہ آنے سے یہ ایجادات ہمار یہاں نہیں آسکتے تھے۔کیا اُن ملکوں میں جن میں انگریز نہیں گیا یہ چیزیں ادھر نہیں پہنچی؟ اکبر نے مقصدی شاعری کی۔اُن کا اہم مقصد مغرب کی نقالی سے قوم کو باز رکھنا تھا۔وہ اپنی قوم میں خود اعتمادی پیدا کرنا چاہتے تھے۔

غرض اکبر الہ آبادی ایک مصلح تھے اور اُن کو محض مزاح نگار قرار دینا اُن کے خدمات کا مذاق اُڑانا ہے۔

میں جو روتا ہوں کہ افسوس زمانہ بدلا
مجھ پہ ہنستا ہے زمانہ کہ تمہیں وہ نہ رہے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ورزش کے فائدے

انسانی جسم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نعمت ہے۔اس کا ایک حصہ جب ناکارہ ہوتا ہے تب ہم کو اس کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔انسان اگر تندرست ہو تو اُس کے تمام کام صحیح ہوں گے لیکن اگر انسان بیمار ہوگا تو اُس کے سارے کام چوپٹ ہوں گے۔بقول شاعر!

تنگ دستی اگر نہ ہو سالک تندرستی ہزار نعمت ہے

جس طرح ایک مشین سے اگر ہم بہتر نتائج اور زیادہ کام کرنے کی توقع رکھتے ہیں تو اُس کی مناسب دیکھ بھال کرتے ہیں۔اُس کی صفائی اور اُس کے طریقۂ کار کے مطابق اُس کو چلانا پڑتا ہے۔اسی طرح انسانی جسم ہے۔اگر اس کو ٹھیک اور تندرست رکھنا مقصود ہے تو مناسب خوراک،وقت پر آرام اور ورزش انسانی جسم کے لئے اشد ضروری ہے۔

ورزش سے انسانی جسم کو لاتعداد فائدے پہنچتے ہیں۔کسرت کرنے والا شخص تندرست و توانا رہتا ہے۔اُس کے جسم میں بیماریوں کے خلاف لڑنے کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔اُس کے ذہن و دماغ ہر وقت تر و تازہ رہتے ہیں۔کام میں اُس کا جی لگتا ہے اور خوراک بھی اچھی طرح کھاتا ہے اور وہ خوراک اس کے بدن کا جز بھی بنتا ہے کیونکہ روزانہ ورزش سے انسان کا دورانِ خون نارمل رہتا ہے۔اُس کو بلند فشار اور کم فشار خون کی شکایت نہیں رہتی۔اس کے ساتھ ساتھ ورزش کرنے سے انسان کا نظامِ تنفس بھی ٹھیک رہتا ہے اور انسان سانس اور پھیپھڑوں کی بیماریوں سے بڑی حد تک چھٹکارا پا سکتا ہے۔جو لوگ ورزش کو اپنا معمول بنائے رکھتے ہیں وہ بڑی حد تک دل کے امراض سے بھی بچے رہتے ہیں کیونکہ ورزش کرنے سے انسانی جسم میں زائد چربی جو کہ کولیسٹرول کی شکل میں ہوتی ہے ختم ہو جاتی ہے۔دائمی قبض اور معدے کے مریض بھی ورزش کرنے کا بہترین وقت صبح کا وقت ہے۔سویرے اُٹھ کر تازہ ہوا میں چہل قدمی کرنا،ہلکی پھلکی ورزش کرنا اور پھر گہرے گہرے سانس لینا انسانی صحت کے لئے انتہائی مفید ہے۔اس کے ساتھ ساتھ صبح کے وقت گھاس پر شبنم کے قطرے پڑتے ہوتے ہیں تو اُس پر ننگے پاؤں چہل قدمی کرنے سے انسانی دماغ تمام دن تر و تازہ رہتا ہے۔

ورزش کا اپنا طریقۂ کار ہے۔سب سے تھوڑی سی چہل قدمی یا دوڑنا چاہیئے تاکہ بدن گرم ہو جائے اور اس میں لچک پیدا ہو جائے۔اس کے بعد ورزش کے مختلف مشق کرنے چاہیئے جن میں پیروں،ہاتھوں،کمر،گردن اور پیٹ کے مشق انتہائی اہم ہیں۔

کوئی بھی کھیل شروع کرنے سے پہلے بھی ہلکی ورزش نہایت اہم ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کھیل میں چھوٹ لگنے کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ ورزش سے چونکہ جسم پھرتیلا اور دماغ ونظر تیز رہتا ہے۔ لہٰذا کھیل کے دوران کھلاڑی کو ورزش سے بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔

ورزش کے ذریعے ہم بہت ساری بیماریوں کو بغیر دوا کے قابو کر سکتے ہیں جس میں موٹاپا، تناؤ اور خوف وگھبراہٹ کے عارضے شامل ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت ساری خوبیوں سے نوازا ہیں لہٰذا تندرست جسم اور تر وتازہ دماغ کے ساتھ ہی ہم ان جواہر کو استعمال میں لا سکتے ہیں۔ بقول حاؔلی!

یہ جوہر میں ہم میں امانت خدا کی
مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

اگر ہم کو کھیل کود کے میدان میں آگے بڑھنا ہے، تندرست رہ کر زیادہ سے زیادہ کام کرنا ہے، بیماریوں کے خلاف لڑنا ہے، تندرست اور توانا نسلیں پیدا کرنی ہیں، ملک کو ترقی کے راہ پر گامزن کرنا ہے تو ہم کو ورزش کو روزانہ کا معمول بنانا ہوگا کیونکہ صحت مند قوم ہی صحت مند ملک کی ضمانت بن سکتی ہے۔

اخبار بینی کے فوائد

ہماری دنیا ایک گلوبل ویلج کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ دنیا کے ایک براعظم میں اگر کچھ واقعہ ہو جاتا تو تمام دنیا کو اس کی خبر ہو جاتی ہے۔ کسی خطے کو اگر قدرتی آفت کا سامنا ہو تو جلد ہی تمام دنیا والے ان کی مدد کے لئے دوڑتے ہیں۔ جنگ ہو یا امن خبروں کی بدولت ہم تمام دنیا سے باخبر رہتے ہیں۔

ویسے تو ریڈیو، ٹیلی وژن، ڈش کے ذریعے ہم دنیا بھر کے حالات و واقعات سے باخبر رہتے ہیں لیکن اخبار کی افادیت اپنی جگہ قائم ہیں۔

دنیا میں لاکھوں کے حساب سے روزنامے ہفت روزے اور ماہنامے چھپتے ہیں جن سے کروڑوں لوگوں کو مفید معلومات فراہم ہوتے ہیں۔ ان معلومات میں نہ صرف سیاسی، سماجی، معاشرتی، اور کھیل کی دنیا سے معلومات ہوتی ہیں بلکہ قدرتی آفات کی رپورٹنگ، جنگ زدہ علاقے کی صورتحال اور حادثات کے علاوہ جرائم کی دنیا سے متعلق خبریں بھی ہوتی ہیں۔

اخبار اگر ایک طرف انسان کو دنیا جہاں سے باخبر رکھنے کا فریضہ انجام دیتا ہے تو دوسری طرف یہ انسانی تفریح طبع کے لئے شوبز کی دنیا مثلاً ٹی وی، فلم، سٹیج اور تھیٹر کی معلومات بھی فراہم کرتا ہے۔ اخبار ہر عمر اور ہر صنف کے لئے یکساں دلچسپی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ چھوٹے بچوں سے لے کر بڑی عمر کے لوگ ہو یا نوجوان لڑکیاں یا خاتون خانہ ہو اخبار میں ہر طبقے اور مکتبہ فکر کے لوگوں کے لئے دلچسپی کا سامان ہوتا ہے۔

ہفت روزہ اور ماہانہ رسالے میں سیاست، کھیل، سماج شوبز کے حوالے سے تمام ہفتے اور مہینے کی

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

خبریں یکجا ہوتی ہیں۔

ان رسائل اور میگزین میں مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے لوگوں کی انٹرویوز، ان کے خیالات، ان کی ترجیحات، پسند ناپسند کے علاوہ ان کی نجی زندگی کی دیگر بہت ساری باتیں قارئین کے سامنے آجاتی ہیں۔

ان رسائل میں ادب کا حصہ بھی ہوتا ہے جس میں افسانے، لطائف، حکایات اور اشعار ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف پکوان بنانے کے طریقے، گھریلو ٹوٹکے نفسیاتی مسائل، خوابوں کی تعبیر کے متعلق مضامین بھی ہوتے ہیں اور ماہرین کے آراء بھی ہوتے ہیں۔

علم نجوم میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے بھی ان رسائل میں خاصی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان رسائل میں ماہر ڈاکٹرز اور حکیم مختلف امراض کا علاج تجویز کرتے ہیں اور ان سے بچاؤ کے طریقے بھی بتاتے ہیں۔

مختلف مضامین کے ذریعے ہم سائنس کی دنیا میں نت نئے تجربات سے واقف ہوتے ہیں اور حیرت انگیز ایجادات کی افادیت اور استعمال سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

اخبار سے وابستہ صحافی معاشرے کے عکاس ہوتے ہیں وہ جو کچھ معاشرے میں دیکھتے ہیں وہی اور قلمبند کرتے ہیں۔ تقریباً ہر شعبہ اور طبقے میں جونہی کوئی چونکا دینے والی خبر رونما ہوتی صحافی حضرات فوراً ادھر پہنچ کر اپنے قارئین کو حقائق سے آگاہ کرتے ہیں۔

جنگ کے دوران یہ صحافی اپنی جان مشکل میں ڈال کر جنگ زدہ علاقے کی کوریج کرتے ہیں اور لمحہ بہ لمحہ رپورٹ اپنے اخبار کے لئے بھیجتے ہیں۔ بعض صحافی اور اخبار خبر کی سنسنی بڑھانے کے لئے انہیں بڑے مرچ مصالحے لگا کے پیش کرتے ہیں جو کہ معاشرے پر اچھا اثر نہیں چھوڑتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اخبار میں فوتگی اور تلاش گمشدگی کی خبریں بھی چھپتی رہتی ہیں اور لوگ اپنے گرد و پیش سے باخبر رہتے ہیں۔ اخبار کے ایک حصے میں جائیداد کی خرید و فروخت سے متعلق بھی خبریں ہوتی ہیں لہٰذا پراپرٹی کا کاروبار کرنے والے حضرات بھی اخبار سے استفادہ کرتے ہیں۔ کنٹریکٹرز حضرات بھی مختلف اشتہارات کے ذریعے اپنے کاروبار کے متعلق خبریں پڑھتے ہیں۔

خالی آسامیوں کے اشتہار بھی اخبار میں چھپتے ہیں۔ لہٰذا بیروزگار اور تلاش معاش کی فکر میں رہنے والے لوگ ان اشتہاروں سے استفادہ کرتے ہیں۔

اخبار کے ایڈیٹوریل صفحے پر سیاست، سماج، کھیل اور دیگر شعبوں کے متعلق علم رکھنے والے مفکر اور دانشور صحافی ہم کو مفید معلومات پہنچاتے ہیں اور مستقبل کے حوالے سے ہماری آنکھیں کھول دیتے ہیں۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

دنیا کی بڑی طاقتیں کیا کر رہی ہیں، ترقی یافتہ ممالک کی ترقی کا راز کیا ہے؟ تیسری دنیا کو کن مسائل کا سامنا ہے، غربت کا خاتمہ کیسے ہوگا؟ دنیا کس طرف جا رہی ہے؟ غرض ہر حوالے سے معلومات ہم کو اخبار ہی کے ذریعے ملتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اخبار ہماری آنکھیں ہیں۔

+++++++++++++++++++++

دیہی زندگی

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ وہ خواہ شہر میں رہے یا دیہات میں۔ اس دوسرے انسان سے رابطے میں رہنا ہوگا۔ ان کے لئے الگ تھلگ زندگی گزارنا ناممکن ہے۔

دیہاتی زندگی اگر ایک طرف بے شمار مسائل سے گزرتی ہے تو دوسری طرف سکون اور خلوص کی وجہ سے تناؤ کی اس دنیا میں یہ انسان کے لئے گوشہ عافیت ہے۔

دیہاتی لوگ زندگی کے بارے میں زیادہ جھنجھٹوں میں پڑنے والے نہیں ہوتے۔ دیہاتی عموماً سادہ لباس پہنتے ہیں۔ سادہ خوراک کھاتے ہیں اور سادہ رہن سہن اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ رسوم و رواج کے حوالے سے بھی یہ لوگ اتنے واقف نہیں ہوتے لہٰذا عید، بقر عید اور شب برات کے علاوہ یہ لوگ باقی تکلفات سے مستثنیٰ ہوتے ہیں کم تعلیم کی وجہ سے چونکہ ان کی سوچ بھی محدود ہوتی ہے لہٰذا یہ لوگ اپنے محدود دنیا میں خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں۔

خوراک کے معاملے میں زیادہ تر اپنے ہی کھیتوں سے حاصل کردہ اجناس استعمال کرتے ہیں تازہ سبزیاں اور پھل کھاتے اور چونکہ مویشی بھی پالتے ہیں لہٰذا دودھ، دہی اور مکھن خالص حالت میں کھانا نصیب ہوتا ہے۔ گھریلو مرغبانی کرنے کی وجہ سے مرغی کا گوشت اور انڈے بھی کھانے میں شامل ہوتے ہیں۔ چونکہ خوراک خالص اور انتہائی سادہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کھیتوں میں دن رات محنت مشقت بھی کرتے ہیں لہٰذا دیہاتی ہر وقت تندرست اور ہشاش بشاش نظر آتے ہیں۔ بیماریاں بھی کم دیکھنے میں ملتی ہیں۔

فضا آلودگی سے صاف ہوتی ہے درخت اور سبزہ زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی فضا صاف رہتی ہے۔ چونکہ آبادی کم ہوتی ہے گاڑیوں اور کارخانوں کا دھواں نہیں ہوتا لہٰذا اس وجہ سے بھی فضائی آلودگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ گاڑیوں اور مشینوں کا شور نہ ہونے کی وجہ سے ماحول پرسکون رہتا ہے اور اعصابی تناؤ سے لوگ محفوظ رہتے ہیں۔ پینے کا صاف اور تازہ پانی میسر ہوتا ہے لہٰذا پیٹ کی بیماریاں بھی کم ہوتی ہیں۔

دیہات میں لوگ انتہائی اتحاد و اتفاق سے رہتے ہیں گاؤں کے بیچ میں ایک حجرہ ہوتا ہے جو کہ عام مہمان خانہ ہوتا ہے۔ اور دیہاتی ادھر اپنے تمام مسائل مل بیٹھ کر حل کرتے ہیں۔ شادی بیاہ ہو یا غم لئے اکٹھے ہو

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

دیہاتی سب کاموں میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹھاتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ گاؤں میں ایک بڑا جامع مسجد بھی ہوتا ہے جس میں نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ روزانہ لوگ ایک دوسرے کے حال احوال سے باخبر رہتے ہیں۔

دیہاتی لوگ اپنے کھیتوں کے کام بھی مشترکہ طور پر کرتے ہیں فصلوں کی بوائی ہو یا کٹائی ہر محلے میں یہ دیہاتی گروپوں کو تشکیل دے کر کام ختم کرتے ہیں۔

❋ ان تمام باتوں کے علاوہ جب ہم دیہاتی زندگی کی تصویر کے دوسرے رخ کو دیکھتے ہیں تو ان لوگوں کی زندگی انتہائی دگرگوں نظر آتی ہے۔دیہات میں ہسپتال اور طبی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہوں۔تعلیم کے شعبے میں بھی دیہاتی عموماً محروم ہی رہتے ہیں۔ٹرانسپورٹ کی اچھی سہولت نہ ہونے کی ساتھ ساتھ یہ لوگ زندگی کے دوڑ میں بھی پیچھے ہیں۔ٹی وی، اخبار اور دیگر ذرائع ابلاغ نہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ باقی دنیا سے تقریباً کٹے رہتے ہیں۔کارخانے اور ملیں نہ ہونے کی وجہ سے لوگ یا تو کھیتوں میں سخت مشقت کرتے ہیں یا بے روزگار ہیں۔کچھ دیہاتی دیگر شہروں اور ملکوں میں تلاش معاش کی وجہ سے مسافروں کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ صحت کی بنیادی سہولیات، اچھے ڈاکٹر اور لیبارٹریاں نہ ہونے کی وجہ سے شرح اموات یہاں زیادہ ہیں۔شدید حالت میں بیمار یا زخمی کو شہر لے جاتے لے جاتے دیر ہو جاتی ہے۔اور وہ راستے میں ہی دم توڑ دیتا ہے۔زچگی کے دوران مناسب دیکھ بھال اور طبی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے تو یا زچہ و بچہ مر جاتے ہیں یا خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

صحت و صفائی کے متعلق آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے چھوت چھات والی بیماریاں دیہاتوں میں جلدی اور آسانی سے پھیلتی ہیں۔گاؤں میں اچھے سکول اور اعلیٰ تعلیمی ادارے نہیں ہوتے اور شہروں میں جا کر دیہاتی تعلیم حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے لہٰذا تعلیمی سلسلہ اُن کے چھوٹ جاتا ہے اور نوجوان نسل بے راہ رو ہو جاتی ہے۔

میڈیا سے دُوری کی وجہ سے گاؤں میں اگر کوئی فوری آفت آ جائے تو اُس کی جلدی تلافی ناممکن ہوتی ہے۔دیہاتی لوگ دیگر بنیادی سہولیات جیسے سوئی گیس، بجلی اور ٹیلی فون سے بھی محروم ہیں۔لہٰذا اُن کی زندگی اس وجہ سے بھی انتہائی کٹھن ہوتی ہے۔ان کی زندگیوں کا سارا دارومدار کھیتوں پر ہے۔لہٰذا اگر موسمی اثرات سے فصل متاثر ہوتے ہیں تو ان لوگوں کا گزارا پھر مشکل ہوتا ہے۔

حکومت اور ریاست:

ایسے حالات میں حکومت اور ریاست کی ذمہ داری بنتی ہیں کہ دیہاتی عوام کو ترجیحی بنیادوں پر بنیادی سہولیات فراہم کریں جن میں طبی سہولیات، تعلیمی سہولیات اور دیگر اہم سہولیات شامل ہیں۔دیہاتوں میں شعور اور آگہی پیدا ہو گی تو اُن کے لاتعداد مسائل خود بخود ہی حل ہو جائیں گے۔

www.perfect24u.com